Globethics Repository

Globethics

Al-Najabat fi Manaqib al-sahabah wa al-qarabah 5 (The confrontation on the virtues of the prophetic friendship and kinship 5)

This page was generated automatically upon download from the Globethics Repository. More information on Globethics see https://www.globethics.net. Data and content policy of Globethics Repository see https://repository.globethics.net/pages/policy.

Item Type	Book
Authors	al-Qodiri, Muhammad Thohir
Publisher	Minhajul Quran Press
Rights	With permission of the license/copyright holder
Download date	2026-06-18 20:05:40
Link to Item	http://hdl.handle.net/20.500.12424/184781

اَلْبَابُ الثَّالِثُ عَشَرَ:

مَنَاقِبُ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ رضي الله عنهن

﴿اُمّہات المومنین رضی اللہ عنہن کے مناقب﴾

www.MinhajBooks.com

www.MinhajBooks.com

١. فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ خَدِيْجَةَ بِنْتِ خُوَيْلَدٍ رضي الله عنها

﴿اُمّ المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مناقب﴾

١/٤٩١. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيْجَةَ، هَلَكَتْ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي، لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا، وَ أَمَرَهُ اللهُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ، وَ إِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيُهْدِي فِي خَلَائِلِهَا مِنْهَا مَا يَسَعُهُنَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے کسی پر اتنا رشک نہیں کرتی جتنا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر، حالانکہ وہ میرے نکاح سے پہلے ہی وفات پا چکی تھیں، لیکن میں آپ ﷺ کو ان کا (کثرت سے) ذکر فرماتے ہوئے سنتی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو حکم فرمایا کہ خدیجہ کو موتیوں کے محل کی بشارت دے دیجیے اور جب آپ ﷺ کوئی بکری ذبح فرماتے تو آپ ﷺ ان کی سہیلیوں کو اتنا گوشت بھیجتے جو اُنہیں کفایت کر جاتا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

www.MinhajBooks.com

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبى، باب: تزويج النبي ﷺ خديجة و فضلها، ٣/١٣٨٨، الرقم: ٣٦٠٥، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ٤/١٨٨٨، الرقم: ٢٤٣٥، و أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٥٨، الرقم: ٢٤٣٥٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧/٣٠٧، الرقم: ١٤٥٧٤۔

۲/۴۹۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: أَتَى جِبْرِيْلُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَذِهِ خَدِيْجَةُ قَدْ أَتَتْ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيْهِ إِدَامٌ أَوْ طَعَامٌ أَوْ شَرَابٌ، فَإِذَا هِيَ أَتَتْکَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا وَمِنِّي، وَ بَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، لَا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حضرت جبرائیل علیہ السلام آ کر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! یہ خدیجہ ہیں جو ایک برتن لے کر آ رہی ہیں جس میں سالن اور کھانے پینے کی چیزیں ہیں، جب یہ آپ کے پاس آئیں تو انہیں ان کے رب کا اور میرا سلام کہیے اور انہیں جنت میں موتیوں کے محل کی بشارت دے دیجئے، جس میں نہ کوئی شور ہوگا اور نہ کوئی تکلیف ہوگی۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳/۴۹۳. عَنْ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رضی الله عنه: بَشَّرَ النَّبِيُّ ﷺ خَدِيْجَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ. بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: فضائل أصحاب النبی، باب: تزويج النبي ﷺ خديجة و فضلها، ۳/۱۳۸۹، الرقم: ۳۶۰۹، و مسلم في الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ۴/۱۸۸۷، الرقم: ۲۴۳۲، و ابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۳۹۰، الرقم: ۳۲۲۸۷۔

www.MinhajBooks.com

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: فضائل أصحاب النبی ﷺ، باب: تزويج النبي ﷺ خديجة و فضلها، ۳/۱۳۸۹، الرقم: ۳۶۰۸، و مسلم في الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ۴/۱۸۸۷، الرقم: ۲۴۳۳، و ابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۳۹۰، الرقم: ۳۲۲۸۸۔

نَصَبَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت اسماعیل سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو بشارت دی تھی؟ انہوں نے جواب دیا، ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں (جنت میں) ایسے محل کی بشارت دی تھی جو موتیوں سے بنا ہوگا اور اس میں نہ شور و غل ہوگا اور نہ کوئی اور تکلیف ہوگی۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤/٤٩٤. عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ وَ خَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيْجَةُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے زمانے کی سب سے بہترین عورت مریم ہیں اور (اسی طرح) اپنے زمانے کی سب سے بہترین عورت خدیجہ ہیں۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٥/٤٩٥. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتِ: اسْتَأْذَنَتْ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبی، باب: تزويج النبي صلی الله عليه وآله وسلم خديجة و فضلها، ٣/١٣٨٨، الرقم: ٣٦٠٤، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ٤/١٨٨٦، الرقم: ٢٤٣٠، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٩٠، الرقم: ٣٢٢٨٩۔

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبی صلی الله عليه وآله وسلم، باب: تزويج النبي صلی الله عليه وآله وسلم خديجة و فضلها، ٣/١٣٨٩، الرقم: ٣٦١٠، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، —

أُخْتُ خَدِيْجَةَ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيْجَةَ فَارْتَاعَ لِذَلِکَ فَقَالَ: اَللَّهُمَّ، هَالَةَ، قَالَتْ: فَغِرْتُ فَقُلْتُ: مَا تَذْكُرُ مِنْ عَجُوْزٍ مِنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ، حَمْرَاءِ الشِّدْقَيْنِ، هَلَكَتْ فِي الدَّهْرِ قَدْ أَبْدَلَکَ اللهُ خَيْرًا مِنْهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہالہ بنت خویلد نے رسول اللہ ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ اسے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا اجازت طلب کرنا سمجھ کر کچھ لرزہ براندام سے ہوگئے۔ پھر فرمایا: خدایا! یہ تو ہالہ ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے رشک ہوا۔ پس میں عرض گزار ہوئی کہ آپ قریش کی ایک سرخ رخساروں والی بڑھیا کو اتنا یاد فرماتے رہتے ہیں، جنہیں فوت ہوئے بھی ایک زمانہ بیت گیا ہے کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کا نعم البدل عطا نہیں فرما دیا ہے؟'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤٩٦ / ٦. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيْجَةَ، وَمَا رَأَيْتُهَا، وَلَكِنْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا أَعْضَاءً، ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدَائِقِ خَدِيْجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ: كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَأَةٌ إِلَّا خَدِيْجَةُ؟ فَيَقُوْلُ: إِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِي مِنْهَا وَلَدٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

--------- ٤/ ١٨٨٩، الرقم: ٢٤٣٧، و البيهقي في السنن الكبرىٰ، ٧/ ٣٠٧، الرقم: ١٤٥٧٣۔

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب: تزويج النبي ﷺ خديجة و فضلها، ٣/ ١٣٨٩، الرقم: ٣٦٠٧۔

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے حضور نبی اکرم ﷺ کی کسی زوجہ مطہرہ پر اتنا رشک نہیں آتا جتنا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر، حالانکہ میں نے انہیں دیکھا نہیں ہے، لیکن حضور نبی اکرم ﷺ اکثر ان کا ذکر فرماتے رہتے تھے اور جب آپ ﷺ کوئی بکری ذبح فرماتے تو اس کے اعضاء کو علیحدہ علیحدہ کر کے انہیں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی ملنے والی عورتوں کے ہاں بھیجتے۔ کبھی میں اتنا عرض کر دیتی کہ دنیا میں کیا حضرت خدیجہ کے سوا اور کوئی عورت نہیں ہے؟ تو آپ ﷺ فرماتے: ہاں وہ ایسی ہی یگانہ روزگار تھیں اور میری اولاد بھی ان سے ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٤٩٧/ ٧. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَى نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا عَلَى خَدِيْجَةَ، وَ إِنِّي لَمْ أُدْرِكْهَا، قَالَتْ: وَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا ذَبَحَ الشَّاةَ فَيَقُوْلُ: أَرْسِلُوْا بِهَا إِلَى أَصْدِقَاءِ خَدِيْجَةَ. قَالَتْ: فَأَغْضَبْتُهُ يَوْمًا فَقُلْتُ: خَدِيْجَةَ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي قَدْ رُزِقْتُ حُبَّهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے کسی پر رشک نہیں کیا، سوائے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے (یعنی میں ان پر رشک کیا کرتی تھی) اور میں نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا زمانہ نہیں پایا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی بکری ذبح کرتے تھے تو آپ ﷺ فرماتے کہ اس کا گوشت حضرت خدیجہ کی سہیلیوں کے ہاں بھیج دو۔ سیدہ

٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ٤/ ١٨٨٨، الرقم: ٢٤٣٥، و ابن حبان في الصحيح، ١٥/ ٤٦٧، الرقم: ٧٠٠٦۔

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں ایک دن غصہ میں آ گئی اور میں نے کہا: خدیجہ، خدیجہ ہی ہو رہی ہے۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ خدیجہ کی محبت مجھے عطا کی گئی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٤٩٨/ ٨. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمْ يَتَزَوَّجِ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى خَدِيْجَةَ حَتَّى مَاتَتْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں دوسری شادی نہیں فرمائی یہاں تک کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہو گیا۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٤٩٩/ ٩. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا غِرْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيْجَةَ لِكَثْرَةِ ذِكْرِهِ إِيَّاهَا، وَ مَا رَأَيْتُهَا قَطُّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے کسی عورت پر اتنا رشک نہیں کیا جتنا کہ میں نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر رشک کیا ہے کیونکہ حضور نبی اکرم ﷺ ان کا کثرت سے ذکر فرمایا کرتے تھے حالانکہ میں نے ان کو کبھی بھی نہیں دیکھا تھا۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ٤/ ١٨٨٩، الرقم: ٢٤٣٦، و الحاكم في المستدرك، ٣/ ٢٠٥، الرقم: ٤٨٥٥، و عبد بن حميد في المسند، ١/ ٤٢٩، الرقم: ١٤٧٥۔

٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ٤/ ١٨٨٩، الرقم: ٢٤٣٥۔

٥٠٠/١٠. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيْجَةَ وَ لَقَدْ هَلَكَتْ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي بِثَلَاثِ سِنِيْنَ. لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا، وَلَقَدْ أَمَرَهُ رَبُّهُ ﷻ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ، وَ إِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ ثُمَّ يُهْدِيْهَا إِلَى خَلَائِلِهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کسی عورت پر اس قدر رشک نہیں کیا جس قدر کہ میں نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر رشک کیا اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا میری شادی سے تین سال پہلے وفات پا چکی تھیں (اور میں یہ رشک اس وقت کیا کرتی تھی) کہ جب آپ ﷺ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر فرمایا کرتے تھے اور آپ ﷺ کو آپ ﷺ کے پروردگار نے حکم فرمایا کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں خولدار موتیوں سے بنے ہوئے گھر کی خوشخبری دے دو اور آپ ﷺ جب بھی بکری ذبح کرتے تھے تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو گوشت بھیجا کرتے تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٥٠١/١١. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: حَسْبُکَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَ خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَ فَاطِمَةُ بِنْتُ

١٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ٤/١٨٨٨، الرقم: ٢٤٣٥۔

١١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: فضل خديجة، ٥/٧٠٢، الرقم: ٣٨٧٨، و أحمد في المسند، ٣/١٣٥، الرقم: ١٢٤١٤، و ابن حبان في الصحيح، ١٥/٤٦٤، الرقم: ٧٠٠٣، و الحاكم في المستدرك، ٣/١٧١، الرقم: ٤٧٤٥۔

مُحَمَّدٍ، وَ آسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے (اتباع و اقتداء کرنے کے) لئے چار عورتیں ہی کافی ہیں۔ مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد ﷺ اور فرعون کی بیوی آسیہ۔''

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۲/۵۰۲. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا بَعَثَ أَهْلُ مَكَّةَ فِي فِدَاءِ أَسْرَاهُمْ بَعَثَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي فِدَاءِ أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ بِمَالٍ، وَ بَعَثَتْ فِيْهِ بِقِلَادَةٍ لَهَا كَانَتْ لِخَدِيْجَةَ أَدْخَلَتْهَا بِهَا عَلَى أَبِي الْعَاصِ. قَالَتْ: فَلَمَّا رَآهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ رَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِيْدَةً، وَ قَالَ: إِنْ رَأَيْتُمْ أَنْ تُطْلِقُوا لَهَا أَسِيْرَهَا وَ تَرُدُّوا عَلَيْهَا الَّذِي لَهَا، فَقَالُوا: نَعَمْ، وَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَخَذَ عَلَيْهِ أَوْ وَعَدَهُ أَنْ يُخَلِّي سَبِيْلَ زَيْنَبَ إِلَيْهِ وَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ وَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: كُوْنَا بِبَطْنِ يَأْجَجَ حَتَّى تَمُرَّ بِكُمَا زَيْنَبُ فَتَصْحَبَاهَا حَتَّى تَأْتِيَا بِهَا.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَ أَحْمَدُ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب مکہ مکرمہ والوں نے

۱۲: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الجهاد، باب: في فداء الأسير بالمال، ۳/۶۲، الرقم: ۲۶۹۲، وأحمد في المسند، ۶/۲۷۶، الرقم: ۲۶۴۰۵، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۲/۴۲۸، الرقم: ۱۰۵۰۔

اپنے قیدیوں کا فدیہ بھیجا تو حضرت زینب (بنت رسول اللہ ﷺ) نے بھی ابوالعاص کے فدیہ میں مال بھیجا جس میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا وہ ہار بھی تھا جو انہیں (حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے) جہیز میں ملا تھا جب ابو العاص سے ان کی شادی ہوئی تھی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا تو فرطِ غم سے آپ ﷺ کا دل بھر آیا اور آپ ﷺ پر بڑی رقت طاری ہوگئی فرمایا: اگر تم مناسب سمجھو تو اس (حضرت زینب) کے قیدی کو چھوڑ دیا جائے اور اس کا مال اسے واپس دے دیا جائے؟ لوگوں نے اثبات میں جواب دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس (ابو العاص) سے عہد و پیمان لیا کہ زینب کو آنے سے نہیں روکے گا چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ اور ایک انصاری کو بھیجا کہ تم یأجج کے مقام پر رہنا یہاں تک کہ زینب تمہارے پاس آ پہنچے۔ پس اسے ساتھ لے کر یہاں آ پہنچنا۔'' اس حدیث کو امام ابوداود اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۵۰۳ / ۱۳. عَنْ أَنَسٍ قَالَ: جَاءَ جِبْرِيْلُ إِلَی النَّبِيِّ ﷺ وَ عِنْدَهُ خَدِيْجَةُ قَالَ: إِنَّ اللهَ يُقْرِئُ خَدِيْجَةَ السَّلَامَ. فَقَالَتْ: إِنَّ اللهَ هُوَ السَّلَامُ، وَ عَلَی جِبْرِيْلَ السَّلَامُ، وَ عَلَيْکَ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَکَاتُهُ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ فِي الْکُبْرَی وَالْحَاکِمُ، وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے درآنحالیکہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بھی اس وقت آپ ﷺ کے پاس موجود تھیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ حضرت خدیجہ پر سلام

۱۳: أخرجه النسائي في السنن الکبری، ٦/١٠١، الرقم: ١٠٢٠٦، و الحاکم في المستدرک، ٣/٢٠٦، الرقم: ٤٨٥٦۔

بھیجتا ہے اس پر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بیشک سلام اللہ تعالیٰ ہی ہے اور جبرائیل علیہ السلام پر سلامتی ہو اور آپ پر بھی سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکات ہوں۔"

اس حدیث کو امام نسائی نے السنن الکبریٰ میں اور امام حاکم نے روایت کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

١٤/٥٠٤. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَطَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ خُطُوْطٍ، قَالَ: أَتَدْرُوْنَ مَا هَذَا؟ فَقَالُوْا: اللهُ وَ رَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَفْضَلُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ: خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَ آسِيَةُ بِنْتُ مُزَاحِمٍ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ، وَ مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُنَّ أَجْمَعِيْنَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ الْحَاكِمُ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

"حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ نے زمین پر چار خطوط کھینچے اور دریافت فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ جنت کی بہترین عورتیں ہیں جو کہ حضرت خدیجہ بنت خویلد، حضرت فاطمہ

١٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٩٣، الرقم: ٢٦٦٨، و ابن حبان في الصحيح، ١٥/٤٧٠، الرقم: ٧٠١٠، و الحاكم في المستدرك، ٢/٥٣٩، الرقم: ٣٨٣٦۔

بنت محمد، آسیہ بنت مزاحم جو کہ فرعون کی بیوی ہے اور حضرت مریم بنت عمران رضی اللہ عنہن ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، امام ابن حبان اور امام حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۱۵/۵۰۵. عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَتْ خَدِيْجَةُ أَوَّلَ مَنْ آمَنَ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنَ النِّسَاءِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

’’امام ابن شہاب زہری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا عورتوں میں سے سب سے پہلے حضور نبی اکرم ﷺ پر ایمان لائیں۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے بیان کیا ہے۔

۱۶/۵۰۶. عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: كَانَتْ خَدِيْجَةُ رضي الله عنها أَوَّلَ مَنْ آمَنَ بِاللهِ وَ صَدَّقَ بِرَسُوْلِهِ ﷺ قَبْلَ أَنْ تُفْرَضَ الصَّلَاةُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

’’امام ابن شہاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نماز فرض ہونے سے پہلے خدیجہ رضی اللہ عنہا سب سے پہلی خاتون تھیں جو اللہ پر ایمان لائیں اور اس کے رسول، حضور نبی

۱۵: أخرجه الحاكم في المستدرك على الصحيحين، ٣/٢٠٣، الرقم: ٤٨٤٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦/٣٦٧، الرقم: ١٢٨٥٩، والدولابي في الذرية الطاهرة، ١/٣٠، الرقم: ١٦۔

۱۶: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/٢٠٣، الرقم: ٤٨٤٥، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٢٤٩، الرقم: ١٠٩٩، و ابن عبد البر في التمهيد، ٨/٥١، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/١١٧، والزهري في الطبقات الكبرى، ٨/١٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٢٢٠۔

اکرم ﷺ (کے برحق ہونے) کی تصدیق کی۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم نے بیان کیا ہے۔

٥٠٧/ ١٧. عَنْ رَبِيعَةَ السَّعْدِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ وَ هُوَ فِي مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلَدٍ سَابِقَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ إِلَى الْإِيْمَانِ بِاللهِ وَ بِمُحَمَّدٍ ﷺ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

’’حضرت ربیعہ سعدی بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت حذیفہ یمانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں مسجد نبوی میں حاضر ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا تمام جہاں کی عورتوں سے پہلے اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لائیں۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے بیان کیا ہے۔

٥٠٨/ ١٨. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا ذَكَرَ خَدِيْجَةَ أَثْنَى عَلَيْهَا فَأَحْسَنَ الثَّنَاءَ. قَالَتْ: فَغِرْتُ يَوْمًا فَقُلْتُ: مَا أَكْثَرَ مَا تَذْكُرُهَا حَمْرَاءَ الشِّدْقِ قَدْ أَبْدَلَكَ اللهُ عزوجل بِهَا خَيْرًا مِنْهَا. قَالَ: مَا أَبْدَلَنِي اللهُ عزوجل خَيْرًا مِنْهَا: قَدْ آمَنَتْ بِي إِذْ كَفَرَ بِيَ النَّاسُ، وَ صَدَّقَتْنِي إِذْ كَذَّبَنِيَ النَّاسُ، وَ وَاسَتْنِي بِمَالِهَا إِذْ حَرَمَنِيَ النَّاسُ وَ رَزَقَنِيَ اللهُ عزوجل

١٧: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/ ٢٠٣، الرقم: ٤٨٤٦، والمناوي في فيض القدير، ٣/ ٤٣١، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/ ١١٦۔

١٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/ ١١٧، الرقم: ٢٤٩٠٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٣/ ١٣، الرقم: ٢٢، و ابن الجوزي في صفوة الصفوة، ٢/ ٨، والعسقلاني في الإصابة، ٧/ ٦٠٤، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/ ١١٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ٢٢٤۔

وَلَدَهَا إِذْ حَرَمَنِي أَوْلَادَ النِّسَاءِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب کبھی بھی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر فرماتے تو ان کی خوب تعریف فرماتے: آپ فرماتی ہیں کہ ایک دن میں غصہ میں آ گئی اور میں نے کہا کہ آپ سرخ رخساروں والی کا تذکرہ بہت زیادہ کرتے ہیں حالانکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس سے بہتر عورتیں اس کے نعم البدل کے طور پر آپ کو عطا فرمائی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے بہتر بدل عطا نہیں فرمایا وہ تو ایسی خاتون تھیں جو مجھ پر اس وقت ایمان لائیں جب لوگ میرا انکار کر رہے تھے اور میری اس وقت تصدیق کی جب لوگ مجھے جھٹلا رہے تھے اور اپنے مال سے اس وقت میری ڈھارس بندھائی جب لوگ مجھے محروم کر رہے تھے اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے اس سے اولاد عطا فرمائی جبکہ دوسری عورتوں سے مجھے اولاد عطا فرمانے سے محروم رکھا۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٥٠٩/١٩. عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا ذَكَرَ خَدِيْجَةَ لَمْ يَكُنْ يَسْأَمُ مِنْ ثَنَاءٍ عَلَيْهَا وَالإِسْتِغْفَارِ لَهَا. فَذَكَرَهَا ذَاتَ يَوْمٍ وَاحْتَمَلَتْنِي الْغَيْرَةُ إِلَى أَنْ قُلْتُ قَدْ عَوَّضَكَ اللهُ مِنْ كَبِيْرَةِ السِّنِّ. قَالَتْ: فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ غَضِبَ غَضْبًا سَقَطَ فِي جِلْدِي، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: اللَّهُمَّ، إِنَّكَ إِنْ أَذْهَبْتَ عَنِّي غَضَبَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لَمْ أَذْكُرْهَا بِسُوْءٍ فَلَمَّا رَأَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الَّذِي لَقِيْتُ، قَالَ: كَيْفَ

١٩: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٣/١٣، الرقم: ٢١، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/١١٢، والدولابي في الذرية الطاهرة، ١/٣١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٢٢٤۔

قُلْتِ؟ وَاللهِ، لَقَدْ آمَنَتْ بِي إِذْ كَفَرَ بِيَ النَّاسُ، وَ صَدَّقَتْنِي إِذْ كَذَّبَنِيَ النَّاسُ وَ رُزِقَتْ مِنِّي الْوَلَدُ إِذْ حُرِمْتِيْهِ مِنِّي، فَغَدَا بِهَا عَلَيَّ وَ رَاحَ شَهْرًا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر فرماتے تھے تو ان کی تعریف اور ان کے لئے استغفار و دعائے مغفرت کرتے ہوئے تھکتے نہیں تھے۔ پس ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ فرمایا تو مجھے غصہ آ گیا یہاں تک کہ میں نے یہ کہہ دیا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کو اس بڑھیا کے عوض (حسین و جمیل) بیویاں عطا فرمائی ہیں۔ پس میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ شدید جلال میں آ گئے، (یہ صورتحال دیکھ کر) میں نے اپنے دل میں کہا: اے اللہ! اگر آج تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غصہ کو ٹھنڈا کر دے تو میں کبھی بھی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا برے لفظوں میں تذکرہ نہیں کروں گی۔ پس جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری یہ حالت دیکھی تو فرمایا: تم ایسا کیسے کہہ سکتی ہو؟ حالانکہ، خدا کی قسم! وہ مجھ پر اس وقت ایمان لائیں جب لوگ میرا انکار کر رہے تھے اور میری اس وقت تصدیق کی جب لوگ مجھے جھٹلا رہے تھے اور میری اولاد بھی ان کے بطن سے پیدا ہوئی جبکہ تو اس سے محروم ہے، پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ماہ تک اسی حالت (یعنی قدرے ناراضگی کی حالت میں) صبح و شام آتے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۵۱۰/ ۲۰. عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم إِذَا أُتِيَ بِالشَّيءِ

۲۰: أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ۱/ ۹۰، الرقم: ۲۳۲، والدولابي في الذرية الطاهرة، ۱/ ۴۱، الرقم: ۴۰۔

يَقُوْلُ: اذْهَبُوْا بِهِ إِلَى فُـلَانَةٍ، فَإِنَّهَا كَانَتْ صَدِيْقَةَ خَدِيْجَةَ، اذْهَبُوْا بِهِ إِلَى بَيْتِ فُلَانَةٍ، فَإِنَّهَا كَانَتْ تُحِبُّ خَدِيْجَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں کوئی چیز پیش کی جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے اس کو فلاں خاتون کے گھر لے جاؤ کیونکہ یہ خدیجہ کی سہیلی ہے، اس کو فلاں خاتون کے گھر لے جاؤ کیونکہ یہ خدیجہ سے محبت رکھتی تھی۔'' اس حدیث کو امام بخاری نے ''الادب المفرد'' میں بیان کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

٢. فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنهما

﴿اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے مناقب﴿

٢١/٥١١. عَنْ أَبِي سَلَمَةَ: إِنَّ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا: يَا عَائِشَةُ، هَذَا جِبْرِيْلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ. فَقُلْتُ: وَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ، تَرَى مَا لَا أَرَى تُرِيدُ رَسُولَ اللهِ ﷺ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! یہ جبرائیل تمہیں سلام کہتے ہیں۔ میں نے جواب دیا: ان پر بھی سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور برکات ہوں۔ لیکن آپ (یعنی رسول اللہ ﷺ) جو کچھ دیکھ سکتے ہیں وہ میں نہیں دیکھ سکتی۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

www.MinhajBooks.com

٢١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبي، باب: فضل عائشة، ٣/١٣٧٤، الرقم: ٣٥٥٧، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: في فضل عائشة، ٤/١٨٩٥، الرقم؛ ٢٤٤٧، و الترمذي في السنن، كتاب: الاستئذان، باب: ما جاء في تبليغ السلام، ٥/٥٥، الرقم: ٢٦٩٣۔

٢٢/٥١٢. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أُرِيْتُکِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ أَرَى أَنَّکِ فِي سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِيْرٍ وَ يُقَالُ: هَذِهِ امْرَأَتُکَ، فَاکْشِفْ عَنْهَا فَإِذَا هِيَ أَنْتِ فَأَقُوْلُ إِنْ يَکُ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللهِ يُمْضِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: میں نے خواب میں دو مرتبہ تمہیں دیکھا میں نے دیکھا کہ تم ریشمی کپڑوں میں لپٹی ہوئی ہو اور مجھے کہا گیا کہ یہ آپ کی بیوی ہے۔ سو پردہ ہٹا کر دیکھیے، جب میں نے دیکھا تو تم تھی۔ تو میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو وہ ایسا کر کے ہی رہے گا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٣/٥١٣. عَنْ أَبِي عُثْمَانَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بَعَثَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السُّلَاسِلِ قَالَ: فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ

٢٢: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: فضائل أصحاب النبي، باب: تزويج النبي عائشة، ٣/١٤١٥، الرقم: ٣٦٨٢، و في کتاب: النکاح، باب: قول الله و لا جناح عليکم فيما عرضتم به من خطبة النساء، ٥/١٩٦٩، ومسلم في الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل عائشة، ٤/١٨٨٩، الرقم: ٢٤٣٨، و أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٤١، الرقم: ٢٤١٨٨.

٢٣: أخرجه البخارى في الصحيح، کتاب: المغازى، باب: غزوة ذات السلاسل، ٤/١٥٨٤، الرقم: ٤١٠٠، و مسلم في الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبى بکر، ٤/١٨٥٦، الرقم ٢٣٨٤، و الترمذي في السنن، کتاب: المناقب، باب: فضل عائشة، ٥/٧٠٦، الرقم: ٣٨٨٥، و ابن حبان في الصحيح، ١٥/٣٠٨، الرقم: ٦٨٨٥.

إِلَيْکَ؟ قَالَ: عَائِشَةُ. قُلْتُ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ: أَبُوْهَا. قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: عُمَرُ. فَعَدَّ رِجَالًا فَسَکَتُّ مَخَافَةَ أَنْ يَجْعَلَنِي فِي آخِرِهِمْ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ ذات السلاسل کے لئے حضرت عمرو بن العاص کو امیر لشکر مقرر فرمایا۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! آپ کو انسانوں میں سب سے پیارا کون ہے؟ فرمایا: عائشہ، میں عرض گزار ہوا: مردوں میں سے؟ فرمایا: اس کا والد، میں نے عرض کیا: ان کے بعد کون ہے؟ فرمایا: عمر، اس کے بعد آپ ﷺ نے چند دیگر حضرات کے نام لئے لیکن میں اس خیال سے خاموش ہو گیا کہ کہیں میرا نام آخر میں نہ آئے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٤/٥١٤. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي لَأَعْلَمُ إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَى. قَالَتْ: فَقُلْتُ: وَمِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذٰلِکَ؟ فَقَالَ: أَمَّا إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً فَإِنَّکِ تَقُوْلِيْنَ: لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ، وَإِذَا كُنْتِ غَضْبَى قُلْتِ: لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَتْ: قُلْتُ: أَجَلْ وَاللهِ، يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَکَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: النكاح، باب: غيرة النساء ووجدهن، ٥/٢٠٠٤، الرقم: ٤٩٣٠، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل عائشة، ٤/١٨٩٠، الرقم: ٢٤٣٩، و ابن حبان في الصحيح، ١٦/٤٩، الرقم: ٧١١٢، و أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٦١، الرقم: ٢٤٣٦٣۔

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: میں بخوبی جان لیتا ہوں جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو اور جب ناراض ہوتی ہو۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی کہ یہ بات آپ کس طرح معلوم کر لیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو تو کہتی ہو کہ رب محمد کی قسم! اور جب تم ناخوش ہوتی ہو تو کہتی ہو رب ابراہیم کی قسم! وہ فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی کہ خدا کی قسم! یارسول اللہ! اس وقت میں صرف آپ کا نام ہی چھوڑتی ہوں۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٥/٥١٥. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها: أَنَّ النَّاسَ كَانُوْا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُوْنَ بِهَا أَوْ يَبْتَغُوْنَ بِذٰلِكَ مَرْضَاةَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ لوگ اپنے تحائف حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں پیش کرنے کیلئے میرے (ساتھ آپ ﷺ کے مخصوص کردہ) دن کی تلاش میں رہتے تھے، اور اس عمل سے وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی رضا چاہتے تھے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الهبة و فضلها و التحريض عليها، باب: قبول الهدية، ٢/٩١٠، الرقم: ٢٤٣٥، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: في فضل عائشة، ٤/١٨٩١، الرقم: ٢٤٤١، و النسائي في السنن، كتاب: عشرة النساء، باب: حب الرجل بعض نسائه أكثر من بعض، ٧/٦٩، الرقم: ٣٩٥١، و البيهقي في السنن الكبرى، ٦/١٦٩، الرقم: ١١٧٢٣۔

٢٦/٥١٦. عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَيَتَعَذَّرُ فِي مَرَضِهِ أَيْنَ أَنَا الْيَوْمَ؟ أَيْنَ أَنَا غَدًا؟ اسْتِبْطَاءً لِيَوْمِ عَائِشَةَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي قَبَضَهُ اللهُ بَيْنَ سَحْرِي وَ نَحْرِي وَ دُفِنَ فِي بَيْتِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (مرض الوصال) میں (میری) باری طلب کرنے کے لیے پوچھتے کہ میں آج کہاں رہوں گا؟ کل میں کہاں رہوں گا؟ پھر جس دن میری باری تھی آپ ﷺ کا سرانور میری گود میں تھا کہ اللہ ﷻ نے آپ کی روح مقدسہ قبض کرلی اور میرے گھر میں ہی آپ ﷺ مدفون ہوئے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٧/٥١٧. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ وَ أَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ يَلْعَبُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى أَكُوْنَ

٢٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: ما جاء في قبر النبي ﷺ، ٤٨٦/١، الرقم: ١٣٢٣، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: في فضل عائشة رضي الله عنها، ١٨٩٣/٤، الرقم: ٢٤٤٣۔

٢٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: النكاح، باب: نظر المرأة إلى الحبش و نحوهم من غير ريبة، ٢٠٠٦/٥، الرقم: ٤٩٣٨، و مسلم في الصحيح، كتاب: صلاة العيدين، باب: الرخصة في اللعب الذي لا معصية فيه في أيام العيد، ٦٠٨/٢، الرقم: ٨٩٢، و النسائي في السنن، كتاب: صلاة العيدين، باب: اللعب في المسجد يوم العيد و نظر النساء إلى ذلك، ١٩٥/٣، الرقم: ١٥٩٥، و أحمد بن حنبل في المسند، ٨٥/٦، الرقم: ٢٤٥٩٦، و الطبراني في المعجم الكبير، ١٧٩/٢٣، الرقم: ٢٨٢۔

أَنَا الَّتِي أَسْأَمُ فَاقْدُرُوْا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيْثَةِ السِّنِّ الْحَرِيْصَةِ عَلَى اللَّهْوِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ میرے کمرے کے دروازے پر کھڑے ہوئے تھے اور حبشی اپنے ہتھیاروں سے لیس رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں کھیل رہے تھے، رسول اللہ ﷺ مجھے اپنی چادر میں چھپائے ہوئے تھے تاکہ میں ان کا کھیل دیکھتی رہوں۔ حضور نبی اکرم ﷺ میری وجہ سے کھڑے رہے یہاں تک کہ میرا جی بھر گیا اور میں خود وہاں سے چلی گئی۔ اب تم خود اندازہ کرلو کہ جو لڑکی کم سن اور کھیل کی شائق ہو وہ کب تک دیکھے گی۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٥١٨/٢٨. عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ. قَالَ: اسْتَأْذَنَ ابْنُ عَبَّاسٍ قُبَيْلَ مَوْتِهَا عَلَى عَائِشَةَ وَهِيَ مَغْلُوْبَةٌ. قَالَتْ: أَخْشَى أَنْ يُثْنِيَ عَلَيَّ، فَقِيْلَ: ابْنُ عَمِّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَ مِنْ وُجُوْهِ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَتْ: ائْذَنُوا لَهُ؟ فَقَالَ: كَيْفَ تَجِدِيْنَكِ؟ قَالَتْ: بِخَيْرٍ إِنِ اتَّقَيْتُ. قَالَ: فَأَنْتِ بِخَيْرٍ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى، زَوْجَةُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَلَمْ يَنْكِحْ بِكْرًا غَيْرَكِ وَ نَزَلَ عُذْرُكِ مِنَ السَّمَاءِ، وَ دَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ خِلَافَهُ فَقَالَتْ: دَخَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَثْنَى عَلَيَّ وَ وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ نَسْيًا مَنْسِيًّا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''امام ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اندر آنے کی اجازت مانگی جبکہ وفات سے پہلے وہ عالم

٢٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التفسير، باب: ولولا إذ سمعتموه، ٤/ ١٧٧٩، الرقم: ٤٤٧٦۔

نزع میں تھیں۔ انہوں نے فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ یہ میری تعریف کریں گے۔ حاضرین نے کہا: یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا زاد اور سرکردہ مسلمانوں میں سے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: اچھا انہیں اجازت دے دو۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے پوچھا کہ آپ کا کیا حال ہے؟ جواب دیا: اگر پرہیز گار ہوں تو بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا: ان شاء اللہ بہتر ہی رہے گا کیونکہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں اور آپ کے سوا انہوں نے کسی کنواری عورت سے نکاح نہیں کیا اور آپ کی براءت آسمان سے نازل ہوئی تھی۔ ان کے بعد حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اندر آئے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت عبد اللہ بن عباس آئے تھے وہ میری تعریف کر رہے تھے اور میں یہ چاہتی ہوں کہ کاش! میں گمنام ہوتی۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٥١٩ / ٢٩. عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها لَا تُمْسِكُ شَيْئًا مِمَّا جَاءَهَا مِنْ رِزْقِ اللهِ تَعَالَى إِلَّا تَصَدَّقَتْ بِهِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اللہ کے رزق میں سے جو بھی چیز آتی وہ اس کو اپنے پاس نہ روکے رکھتیں بلکہ اسی وقت (کھڑے کھڑے) اس کا صدقہ فرما دیتیں۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٥٢٠ / ٣٠. عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ جَارًا لِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَارِسِيًّا كَانَ طَيِّبَ

٢٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: مناقب قريش، ٣/ ١٢٩١، الرقم: ٣٣١٤۔

٣٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الأشربة، باب: ما يفعل الضيف إذا تبعه غير من دعاه صاحب الطعام و استحباب إذن صاحب الطعام للتابع،__

الْمَرَقِ فَصَنَعَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ جَاءَ يَدْعُوْهُ، فَقَالَ: وَ هٰذِهِ لِعَائِشَةَ فَقَالَ: لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا، فَعَادَ يَدْعُوْهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَ هٰذِهِ قَالَ: لَا، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا، ثُمَّ عَادَ يَدْعُوْهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَ هٰذِهِ، قَالَ: نَعَمْ، فِي الثَّالِثَةِ، فَقَامَ يَتَدَافِعَانِ حَتّٰى أَتَيَا مَنْزِلَهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ أَحْمَدُ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا ایک فارسی پڑوسی بہت اچھا سالن بناتا تھا، پس ایک دن اس نے حضور نبی اکرم ﷺ کیلئے سالن بنایا، پھر آپ ﷺ کو دعوت دینے کیلئے حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اور یہ بھی یعنی عائشہ (بھی میرے ساتھ مدعو ہے یا نہیں) تو اس نے عرض کیا: نہیں، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں (میں نہیں جاؤں گا) اس شخص نے دوبارہ آپ ﷺ کو دعوت دی تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی (یعنی عائشہ) تو اس آدمی نے عرض کیا: نہیں، تو آپ ﷺ نے پھر انکار فرما دیا۔ اس شخص نے سہ بارہ آپ ﷺ کو دعوت دی، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی، اس نے عرض کیا: ہاں یہ بھی، پھر دونوں (یعنی آپ ﷺ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) ایک دوسرے کو تھامتے ہوئے اٹھے اور اس شخص کے گھر تشریف لے آئے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٣١/٥٢١. عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ جِبْرِيْلَ جَاءَ بِصُوْرَتِهَا فِي خِرْقَةِ حَرِيْرٍ

-------- ٣/١٦٠٩، الرقم: ٢٠٣٧، و أحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٢٣، الرقم: ١٢٢٦٥.

٣١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: من فضل عائشة، ٥/٧٠٤، الرقم: ٣٨٨٠، و ابن حبان في الصحيح، ــ

خَضْرَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ زَوْجَتُکَ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ، وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت جبریل امین علیہ السلام ریشم کے سبز کپڑے میں (لپٹی ہوئی) ان کی تصویر لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ دنیا و آخرت میں آپ کی اہلیہ ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے نیز امام ترمذی نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۵۲۲ / ۳۲. عَنْ أَبِي مُوْسَى، قَالَ: مَا أَشْكَلَ عَلَيْنَا أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حَدِيْثٌ قَطُّ فَسَأَلْنَا عَائِشَةَ إِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم اصحاب رسول ﷺ کے لئے جب کبھی بھی کوئی حدیث مشکل ہو جاتی تو ہم ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کے بارے میں پوچھتے تو ان کے ہاں اس حدیث کا صحیح علم پا لیتے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

-------- ٦/١٦، الرقم: ٧٠٩٤، و ابن راهويه في المسند، ٣/٦٤٩، الرقم: ١٢٣٧، و الذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/١٤٠، ١٤١۔

٣٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: من فضل عائشة، ٥/٧٠٥، الرقم: ٣٨٨٣، و الذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/١٧٩، و المزي في تهذيب الكمال، ١٢/٤٢٣، و ابن الجوزي في صفوة الصفوة، ٢/٣٢، و العسقلاني في الإصابة، ٨/١٨۔

۵۲۳/۳۳. عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَفْصَحَ مِنْ عَائِشَةَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت موسیٰ بن طلحہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی کو فصیح نہیں دیکھا۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۵۲۴/۳۴. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها في رواية طويلة: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لِفَاطِمَةَ: إِنَّهَا (أَي عَائِشَةَ) حِبَّةُ أَبِيْکَ وَ رَبِّ الْکَعْبَةِ...... الحديث. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک طویل حدیث میں روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: رب کعبہ کی قسم! بے شک عائشہ تمہارے والد کو بہت زیادہ محبوب ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود نے بیان کیا ہے۔

۳۳: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: من فضل عائشة، ۵/۷۰۵، الرقم: ۳۸۸۴، و الحاكم في المستدرك، ۴/۱۲، الرقم: ۶۷۳۵، و الطبراني في المعجم الكبير، ۲۳/۱۸۲، و الذهبي في سير أعلام النبلاء، ۲/۱۹۱، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۲/۸۷۶، الرقم: ۱۶۴۶، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۲۴۳، و قال: رجاله رجال الصحيح۔

۳۴: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: في الانتصار، ۴/۲۷۴، الرقم: ۴۸۹۸، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۴/۳۲۲۔

٥٢٥/٣٥. عَنْ ذَكْوَانَ حَاجِبِ عَائِشَةَ: أَنَّهُ جَاءَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَى عَائِشَةَ...... فَقَالَتْ: ائْذَنْ لَهُ إِنْ شِئْتَ، قَالَ: فَأَدْخَلْتُهُ فَلَمَّا جَلَسَ، قَالَ: أَبْشِرِي، فَقَالَتْ: أَيْضًا، فَقَالَ: مَا بَيْنَکِ وَ بَيْنَ أَنْ تَلْقَى مُحَمَّدًا ﷺ وَ الْأَحِبَّةَ إِلَّا أَنْ تَخْرُجَ الرُّوْحُ مِنَ الْجَسَدِ، كُنْتِ أَحَبَّ نِسَاءِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُحِبُّ إِلَّا طَيِّبًا وَ سَقَطَتْ قِلَادَتُکِ لَيْلَةَ الْأَبْوَاءِ فَأَصْبَحَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَتَّى يُصْبِحَ فِي الْمَنْزِلِ وَ أَصْبَحَ النَّاسُ لَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ، فَأَنْزَلَ اللهُ ﷯ ﴿فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا﴾ فَكَانَ ذَلِکَ فِي سَبَبِکِ، وَ مَا أَنْزَلَ اللهُ ﷯ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ مِنَ الرُّخْصَةِ، وَ أَنْزَلَ اللهُ بَرَاءَتَکِ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمَوَاتٍ جَاءَ بِهِ الرُّوْحُ الْأَمِيْنُ، فَأَصْبَحَ لَيْسَ ِللهِ مَسْجِدٌ مِنْ مَسَاجِدِ اللهِ يُذْكَرُ اللهُ فِيْهِ إِلَّا يُتْلَى فِيْهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، فَقَالَتْ: دَعْنِي مِنْکَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، وَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ نَسْيًا مَنْسِيًّا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْ يَعْلَى.

’’حضرت ذکوان جو کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے دربان تھے، روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملنے کی

٣٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٧٦، الرقم: ٢٤٩٦، و ابن حبان في الصحيح، ١٦/٤١، ٤٢، الرقم: ٧١٠٨، و الطبراني في المعجم الكبير، ١٠/٣٢١، الرقم: ١٠٧٨٣، و أبو يعلى في المسند، ٥/٥٧٦٥، الرقم: ٢٦٤٨۔

اجازت طلب کرنے کیلئے تشریف لائے ...... تو آپ نے فرمایا: اگر تم چاہتے ہو تو انہیں اجازت دے دو، راوی بیان کرتے ہیں پھر میں ان کو اندر لے آیا پس جب وہ بیٹھ گئے تو عرض کرنے لگے: اے ام المومنین! آپ کو خوشخبری ہو، آپ نے جواباً فرمایا: اور تمہیں بھی خوشخبری ہو، پھر انہوں نے عرض کیا: آپ کی آپ کے محبوب حضور نبی اکرم ﷺ کی ملاقات میں سوائے آپ کی روح کے قفسِ عنصری سے پرواز کرنے کے کوئی چیز مانع نہیں ہے۔ آپ حضور نبی اکرم ﷺ کو تمام ازواج مطہرات سے بڑھ کر عزیز تھیں اور حضور نبی اکرم ﷺ سوائے پاکیزہ چیز کے کسی کو پسند نہیں فرماتے تھے، اور ابوا والی رات آپ کے گلے کا ہار گر گیا تو حضور نبی اکرم ﷺ صبح تک گھر نہ پہنچے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے صبح اس حال میں کی کہ ان کے پاس وضو کرنے کیلئے پانی نہیں تھا تو اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے آیت تیمّم نازل فرمائی ''پس تیمّم کرو پاکیزہ مٹی کے ساتھ۔'' اور یہ سارا آپ کے سبب ہوا اور یہ جو رخصت اللہ تعالیٰ نے (تیمّم کی شکل میں) نازل فرمائی (یہ بھی آپ کی بدولت ہوا) اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی براءت سات آسمانوں کے اوپر سے نازل فرمائی جسے حضرت جبریل امین علیہ السلام لے کر نازل ہوئے پس اب اللہ تعالیٰ کی مساجد میں سے کوئی مسجد ایسی نہیں ہے جس میں اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاتا ہے جس میں اس (سورۂ براءت) کی رات دن تلاوت نہ ہوتی ہو۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا: اے ابن عباس! بس کرو میری اور تعریف نہ کرو۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! مجھے یہ پسند ہے کہ میں کوئی بھولی بسری چیز ہوتی (جسے کوئی نہ جانتا ہوتا)۔''

اس حدیث کو امام احمد، ابن حبان اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

۳۶/۵۲۶. عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَاضِعًا يَدَيْهِ

۳۶: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۶/۷۴، الرقم: ۲۴۵۰۶، ۲/۸۷۱، الرقم: ۱۶۳۵، و الحميدي في المسند، ۱/۱۳۳، الرقم: ۲۷۷، و أبو نعيم في حلية الأولياء، ۲/۴۶، و ابن الجوزی في صفوة الصفوة، ۲/۲۰۔

عَلَى مَعْرَفَةِ فَرَسٍ وَ هُوَ يُكَلِّمُ رَجُلًا، قُلْتُ: رَأَيْتُكَ وَاضِعًا يَدَيْكَ عَلَى مَعْرَفَةِ فَرَسِ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ وَ أَنْتَ تُكَلِّمُهُ، قَالَ: وَ رَأَيْتِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ: ذَاكَ جِبْرِيْلُ عليه السلام وَ هُوَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ، قَالَتْ: وَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ، جَزَاهُ اللهُ خَيْراً مِنْ صَاحِبٍ وَ دَخِيْلٍ، فَنِعْمَ الصَّاحِبُ وَ نِعْمَ الدَّخِيْلُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا: آپ ﷺ نے گھوڑے کی گردن پر اپنا دست اقدس رکھا ہوا ہے اور ایک آدمی سے کلام فرما رہے ہیں، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے دحیہ کلبی کے گھوڑے کی گردن پر اپنا دست اقدس رکھا ہوا ہے اور ان سے کلام فرما رہے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے یہ منظر دیکھا؟ آپ نے عرض کیا: ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جبریل علیہ السلام تھے اور وہ تجھے سلام پیش کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: اور ان پر بھی سلامتی ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں ہوں، اور اللہ تعالیٰ دوست اور مہمان کو جزائے خیر عطا فرمائے، پس کتنا ہی اچھا دوست (حضور نبی اکرم ﷺ کی ذاتِ اقدس) اور کتنا ہی اچھا مہمان (حضرت جبریل علیہ السلام) ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۳۷/۵۲۷. عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا قَالَتْ: لَمَّا رَأَيْتُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ طِيْبَ نَفْسٍ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، اُدْعُ اللهَ لِي، فَقَالَ: اَللَّهُمَّ، اغْفِرْ لِعَائِشَةَ

۳۷: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ٦/٤٨، الرقم: ٧١١١، الحاكم في المستدرك، ٤/١٣، الرقم: ٦٧٣٨، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٩٠، الرقم: ٣٢٢٨٥، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٤٩٨، الرقم: ٢٠٣٢، و الذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/١٤٥، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٢٤٣۔

مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهَا وَ مَا تَأَخَّرَ مَا أَسَرَّتْ وَمَا أَعْلَنَتْ فَضَحِكَتْ عَائِشَةُ حَتَّى سَقَطَ رَأْسُهَا فِي حِجْرِهَا مِنَ الضِّحْكِ، قَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَيَسُرُّكِ دُعَائِي، فَقَالَتْ: وَمَا لِي لَا يَسُرُّنِي دُعَاؤُكَ، فَقَالَ ﷺ: وَاللهِ، إِنَّهَا لَدُعَائِي لِأُمَّتِي فِي كُلِّ صَلَاةٍ. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو خوشگوار حالت میں دیکھا تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے میرے حق میں دعا فرمائیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! عائشہ کے اگلے پچھلے، ظاہری و باطنی، تمام گناہ معاف فرما (ایسا حضور نبی اکرم ﷺ نے ازراہِ مزاح فرمایا) یہ سن کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اتنی ہنسیں یہاں تک کہ ان کا سر آپ ﷺ کی گود میں آ پڑا (یعنی ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو گئیں) اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میری دعا تمہیں اچھی لگی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ آپ کی دعا مجھے اچھی نہ لگے، پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! بے شک ہر نماز میں میری یہ دعا میری امت کیلئے خاص ہے۔'' اس حدیث کو امام ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۵۲۸/۳۸. عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ أَفْقَهَ النَّاسِ وَأَعْلَمَ النَّاسِ وَ أَحْسَنَ النَّاسِ رَأْيًا فِي الْعَامَّةِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

''حضرت عطا بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تمام لوگوں سے

۳۸: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٤/١٥، الرقم: ٦٧٤٨، و الذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/١٨٥، و العسقلاني في تهذيب التهذيب، ١٢/٤٦٣، و المزي في تهذيب الكمال، ٣٥/٢٣٤، و ابن عبد البر في الاستيعاب، ٤/١٨٨٣، و العسقلاني في الإصابة، ٨/١٨۔

بڑھ کر فقیہ اور تمام لوگوں سے بڑھ کر جاننے والیں اور تمام لوگوں سے بڑھ کر عام معاملات میں اچھی رائے رکھنے والی تھیں۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٣٩/٥٢٩. عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَعْلَمَ بِشِعْرٍ، وَلَا فَرِيْضَةٍ، وَلَا أَعْلَمَ بِفِقْهٍ مِنْ عَائِشَةَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت عروہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر، شعر، فرائض اور فقہ کا عالم کسی کو نہیں دیکھا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٤٠/٥٣٠. عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَوْ جُمِعَ عِلْمُ نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ فِيْهِنَّ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ عِلْمُ عَائِشَةَ أَكْثَرُ مِنْ عِلْمِهِنَّ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت زہری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر اس

٣٩: أخرجه ابن أبي شيبة فى المصنف، ٥/٢٧٦، الرقم: ٢٦٠٤٤، والعسقلاني فى تهذيب التهذيب، ١٢/٤٦٣، و المزي في تهذيب الكمال، ٣٥/٢٣٤، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٤/١٨٨٣، والعسقلانى في الإصابة، ٨/١٨۔

٤٠: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٣/١٨٤، الرقم: ٢٩٩، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ١٢/٤٦٣، والمزي في تهذيب الكمال، ٣٥/٢٣٥، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ٢/٣٣، والخلال في السنة، ٢/٤٧٦، و الذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/١٨٥، والهيثمى في مجمع الزوائد، ٩/٢٤٣، و قال: رجال هذا الحديث ثقات۔

www.MinhajBooks.com
منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

امت کی تمام عورتوں کے جن میں امہات المومنین بھی شامل ہوں علم کو جمع کر لیا جائے تو عائشہ کا علم ان سب کے علم سے زیادہ ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٥٣١/٤١. عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَ مُعَاوِيَةُ: مَا رَأَيْتُ خَطِيْبًا قَطُّ أَبْلَغَ وَلَا أَفْطَنَ مِنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے کسی بھی خطیب کو عائشہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر بلاغت وفطانت (ذہانت) والا نہیں دیکھا۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٥٣٢/٤٢. عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ أَعْلَمَ بِالْقُرْآنِ وَ لَا بِفَرِيْضَةٍ وَلَا بِحَلَالٍ وَ لَا بِشِعْرٍ وَلَا بِحَدِيْثِ الْعَرَبِ وَلَا بِنَسَبٍ مِنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها. رَوَاهُ أَبُوْنُعَيْمٍ.

’’حضرت عروہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے لوگوں میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی کو قرآن، فرائض، حلال وحرام، شعر، عربوں کی باتیں، اورنسب کا عالم نہیں دیکھا۔‘‘ اس حدیث کو امام ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

٥٣٣/٤٣. عَنْ أُمِّ ذَرَّةَ وَ كَانَتْ تَغْشَى عَائِشَةَ، قَالَتْ: بَعَثَ ابْنُ

٤١: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٨٣/٢٣، الرقم: ٢٩٨، و الشيباني في الآحاد و المثاني، ٣٩٨/٥، الرقم: ٣٠٢٧، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٢٤٣/٩۔

٤٢: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٤٩/٢، ٥٠، و ابن الجوزي في صفوة الصفوة، ٣٢/٢۔

٤٣: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٤٧/٢، و هناد في الزهد، ٣٣٧/١،

الزُّبَيْرِ إِلَيْهَا بِمَالٍ فِي غَرَارَتَيْنِ ثَمَانِيْنَ أَوْ مِائَةَ أَلْفٍ فَدَعَتْ بِطَبَقٍ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صَائِمَةٌ فَجَلَسَتْ تَقْسِمُ بَيْنَ النَّاسِ فَأَمْسَتْ وَ مَا عِنْدَهَا مِنْ ذٰلِکَ دِرْهَمٌ فَلَمَّا أَمْسَتْ، قَالَتْ: يَا جَارِيَةُ، هَلُمِّي فِطْرِي فَجَاءَ تْهَا بِخُبْزٍ وَ زَيْتٍ، فَقَالَتْ لَهَا أُمُّ ذَرَّةَ: أَمَا اسْتَطَعْتِ مِمَّا قَسَمْتِ الْيَوْمَ أَنْ تَشْتَرِي لَنَا لَحْمًا بِدِرْهَمٍ نَفْطُرُ عَلَيْهِ، قَالَتْ: لاَ تُعَنِّفِيْنِي، لَوْ كُنْتِ ذَكَرْتِيْنِي لَفَعَلْتُ. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَابْنُ سَعْدٍ.

’’حضرت ام ذرہ، جو کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ تھیں، بیان کرتی ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے دو تھیلوں میں آپ کو اسی ہزار یا ایک لاکھ کی مالیت کا مال بھیجا، آپ نے (مال رکھنے کے لئے) ایک تھال منگوایا اور آپ اس دن روزے سے تھیں، آپ وہ مال لوگوں میں تقسیم کرنے کے لئے بیٹھ گئیں، پس شام تک اس مال میں سے آپ کے پاس ایک درہم بھی نہ بچا، جب شام ہو گئی تو آپ نے فرمایا: اے لڑکی! میرے لیے افطار کیلئے کچھ لاؤ، وہ لڑکی ایک روٹی اور تھوڑا سا گھی لے کر حاضر ہوئی، پس ام ذرہ نے عرض کیا: کیا آپ نے جو مال آج تقسیم کیا ہے اس میں سے ہمارے لیے ایک درہم کا گوشت نہیں خرید سکتی تھیں جس سے آج ہم افطار کرتے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اب میرے ساتھ اس لہجے میں بات نہ کر اگر اس وقت (جب میں مال تقسیم کر رہی تھی) تو نے مجھے یاد کرایا ہوتا تو شاید میں ایسا کر لیتی۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو نعیم اور امام ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

.... ٣٣٨، و الذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/ ١٨٧، و ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٨/ ٦٧۔

٥٣٤/٤٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ امْرَأَتَيْنِ أَجْوَدَ مِنْ عَائِشَةَ وَ أَسْمَاءَ وَ جُوْدُهُمَا مُخْتَلِفٌ: أَمَّا عَائِشَةُ، فَكَانَتْ تَجْمَعُ الشَّيْئَ إِلَى الشَّيْءِ حَتَّى إِذَا كَانَ اجْتَمَعَ عِنْدَهَا قَسَمَتْ وَ أَمَّا أَسْمَاءُ فَكَانَتْ لَا تُمْسِکُ شَيْئًا لِغَدٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

’’حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہما سے بڑھ کر سخاوت کرنے والی کوئی عورت نہیں دیکھی اور دونوں کی سخاوت میں فرق ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تھوڑی تھوڑی اشیاء جمع فرماتی رہتی تھیں اور جب کافی ساری اشیاء آپ کے پاس جمع ہو جاتیں تو آپ انہیں (غربا اور محتاجوں میں) تقسیم فرما دیتیں، جبکہ حضرت اسماء (بھی) اپنے پاس کل کیلئے کوئی چیز نہیں بچا کر رکھتی تھیں۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری نے الادب المفرد میں بیان کیا ہے۔

٥٣٥/٤٥. عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: بَعَثَ مُعَاوِيَةُ إِلَى عَائِشَةَ بِطَوْقٍ مِنْ ذَهَبٍ فِيْهِ جَوْهَرٌ قُوِّمَ بِمِائَةِ أَلْفٍ، فَقَسَّمَتْهُ بَيْنَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ.

رَوَاهُ هُنَادُ وَابْنُ الْجَوْزِيِّ.

’’حضرت عطا سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو سونے کا ہار بھیجا جس میں ایک ایسا جوہر لگا ہوا تھا جس کی قیمت ایک لاکھ درہم تھی، پس آپ نے وہ قیمتی ہار تمام امہات المومنین میں تقسیم فرما دیا۔‘‘

٤٤: أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ١/١٠٦، الرقم: ٢٨٦، و ابن الجوزى في صفوة الصفوة، ٢/٥٨، ٥٩۔

٤٥: أخرجه هناد في الزهد، ١/٣٣٧، الرقم: ٦١٨، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ٢/٢٩۔

اس حدیث کو امام ہناد اور ابن الجوزی نے روایت کیا ہے۔

٥٣٦/٤٦. عَنْ عُرْوَةَ: أَنَّ عَائِشَةَ رضي الله عنها، كَانَتْ تَسْرُدُ الصَّوْمَ. وَ عَنِ الْقَاسِمِ، أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَصُوْمُ الدَّهْرَ وَ لَا تَفْطُرُ إِلَّا يَوْمَ أَضْحَى أَوْ يَوْمَ فِطْرٍ.

وفي رواية عنه: قَالَ: كُنْتُ إِذَا غَدَوْتُ أَبْدَأُ بِبَيْتِ عَائِشَةَ أُسَلِّمُ عَلَيْهَا، فَغَدَوْتُ يَوْمًا فَإِذَا هِيَ قَائِمَةٌ تَسبِّحُ وَ تَقْرَأُ: ﴿فَمَنَّ اللهُ عَلَيْنَا وَ وَقَانَا عَذَابَ السَّمُوْمِ﴾ وَ تَدْعُوْ وَ تَبْكِي وَ تُرَدِّدُهَا فَقُمْتُ حَتَّى مَلَلْتُ الْقِيَامَ فَذَهَبْتُ إِلَى السُّوْقِ لِحَاجَتِي ثُمَّ رَجَعْتُ فَإِذَا هِيَ قَائِمَةٌ كَمَا هِيَ تُصَلِّي وَ تَبْكِي. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَ الْبَيْهَقِيُّ وَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ وَ اللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت عروہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مسلسل روزے سے ہوتی تھیں۔ اور قاسم روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ مسلسل روزہ سے ہوتی تھیں اور صرف عید الاضحیٰ اور عید الفطر کو افطار فرماتی تھیں۔

اور ان ہی سے روایت ہے کہ میں صبح کو جب گھر سے روانہ ہوتا تو سب سے پہلے سلام کرنے کی غرض سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاتا، پس ایک صبح میں آپ کے گھر گیا تو آپ حالت قیام میں تسبیح فرما رہی تھیں اور یہ آیہ کریمہ پڑھ رہی تھیں ﴿فَمَنَّ اللهُ عَلَيْنَا وَ وَقَانَا عَذَابَ السَّمُوْمِ﴾ اور دعا کرتی اور روتی جا رہی تھیں اور اس آیت کو

٤٦: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ٢/٤٥١، الرقم: ٤٠٤٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٣٧٥، الرقم: ٢٠٩٢، وابن أبي عاصم في كتاب الزهد، ١/١٦٤، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ٢/٣١۔

بار بار دہرا رہی تھیں، پس میں (انتظار کی خاطر) کھڑا ہو گیا یہاں تک کہ میں کھڑا ہو ہو کر اکتا گیا اور اپنے کام کی غرض سے بازار چلا گیا، پھر میں واپس آیا تو میں نے دیکھا کہ آپ اسی حالت میں کھڑی نماز ادا کر رہی ہیں اور مسلسل روئے جا رہی ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام عبدالرزاق، امام بیہقی اور ابن جوزی نے روایت کیا ہے یہ الفاظ ابن جوزی کے ہیں۔

www.MinhajBooks.com

٣. فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رضي الله عنهما

﴿اُمّ المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے مناقب﴾

٥٣٧/٤٧. عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كُنْتُ أَنَا وَ حَفْصَةُ صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَبَدَرَتْنِي إِلَيْهِ حَفْصَةُ وَ كَانَتْ ابْنَةُ أَبِيْهَا فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلُ اللهِ، إِنَّا كُنَّا صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ. قَالَ: اقْضِيَا يَوْمًا آخَرَ مَكَانَهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اور حفصہ روزے سے تھیں کہ ہمارے سامنے کھانا پیش کیا گیا جس کی ہمیں طلب بھی تھی ہم نے اس سے کھا لیا اتنے میں حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے، حضرت حفصہ گفتگو میں مجھ سے سبقت لے گئیں اور (ایسا کیوں نہ ہوتا) وہ اپنے باپ کی بیٹی تھیں (یعنی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی طرح جری تھیں) کہنے لگیں: یا رسول اللہ! ہم دونوں نے روزہ رکھا ہوا تھا پھر ہمارے پاس

www.MinhajBooks.com

٤٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الصوم، باب: ما جاء في إيجاب القضاء عليه، ٣/١١٢، الرقم: ٧٣٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/٢٤٧، الرقم: ٣٢٩١، و أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٢٦٣، الرقم: ٢٦٣١٠، و أبويعلى في المسند، ٨/١٠١، الرقم: ٤٦٣٩، و ابن راهويه في المسند، ٢/٣٥٣، الرقم: ٨٨٥۔

کھانا آیا جس کی ہمیں تمنا تھی تو ہم نے اس سے کھا لیا، آپ ﷺ نے فرمایا: کسی دوسرے دن اس کی قضاء کر لینا۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

٥٣٨/ ٤٨. عَنْ قَيْسِ بْنِ زَيْدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَلَّقَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا خَالَاهَا قُدَّامَةُ وَ عُثْمَانُ ابْنَا مَظْعُوْنٍ فَبَكَتْ وَ قَالَتْ: وَاللهِ، مَا طَلَّقَنِي عَنْ شِبَعٍ وَ جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: قَالَ لِي جِبْرِيْلُ عليه السلام: رَاجِعْ حَفْصَةَ فَإِنَّهَا صَوَّامَةٌ قَوَّامَةٌ وَ إِنَّهَا زَوْجَتُکَ فِي الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ الْحَاکِمُ.

’’حضرت قیس بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما کو طلاق دی، پس آپ کے ماموں قدامہ اور عثمان جو کہ مظعون کے بیٹے ہیں آپ کو ملنے آئے تو آپ رو پڑیں اور کہا: خدا کی قسم! حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے غصہ اور غضب کی وجہ سے طلاق نہیں دی، اسی دوران حضور نبی اکرم ﷺ ادھر تشریف لائے اور فرمایا: جبریل علیہ السلام نے مجھے کہا ہے: ’’آپ حفصہ کی طرف رجوع کر لیں۔ بے شک وہ بہت زیادہ روزے رکھنے اور قیام کرنے والی ہیں اور بے شک وہ جنت میں بھی آپ کی اہلیہ ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

٤٨: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٤/ ١٦، الرقم: ٦٧٥٣، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨/ ٣٦٥، الرقم: ٩٣٤، و أبو نعيم في حلية الأولياء، ٢/ ٥٠، و ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٨: ٨٤، والعسقلاني في الإصابة، ٥/ ٥٥٩، الرقم: ٧٣٥٦، والحارث في المسند (زوائد الهيثمي)، ٢/ ٩١٤، الرقم: ١٠٠٠۔

٥٣٩/٤٩. عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَا حَفْصَةُ، أَتَانِي جِبْرِيْلُ آنِفًا فَقَالَ: فَإِنَّهَا صَوَّامَةٌ قَوَّامَةٌ وَهِيَ زَوْجَتُکَ فِي الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے حفصہ! ابھی ابھی جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے تھے اور مجھے کہا: بے شک وہ (حضرت حفصہ) بہت زیادہ روزے دار اور قیام کرنے والی ہیں اور وہ جنت میں بھی آپ کی اہلیہ ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے ’المعجم الأوسط‘ میں روایت کیا ہے۔

٤٩: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١/٥٥، الرقم: ١٥١، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٧/٩٤، الرقم: ٢٥٠٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٢٤٤۔

٤. فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها

﴿اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے مناقب﴾

٥٤٠/٥٠. عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ: أُنْبِئْتُ: أَنَّ جِبْرِيْلَ عليه السلام أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَ عِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ فَجَعَلَ يُحَدِّثُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأُمِّ سَلَمَةَ: مَنْ هَذَا؟ أَوْ كَمَا قَالَ. قَالَ: قَالَتْ: هَذَا دِحْيَةُ. قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: ايْمُ اللهِ! مَا حَسِبْتُهُ إِلَّا إِيَّاهُ، حَتَّى سَمِعْتُ خُطْبَةَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ يُخْبِرُ عَنْ جِبْرِيْلَ أَوْ كَمَا قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِي عُثْمَانَ: مِمَّنْ سَمِعْتَ هَذَا؟ قَالَ: مِنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’ابو عثمان بیان کرتے ہیں کہ مجھے بتایا گیا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے پاس موجود تھیں، پس وہ آپ ﷺ سے گفتگو کرتے رہے پھر چلے گئے، حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت فرمایا: یہ کون تھے؟ یا جو کچھ بھی آپ ﷺ نے فرمایا: انہوں نے جواب دیا کہ دحیہ تھے، حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ خدا کی قسم میں نے انہیں دحیہ کلبی ہی سمجھا تھا، لیکن میں نے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے

٥٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣٣٠، الرقم: ٣٤٣٥، وفي كتاب: فضائل القرآن، باب: كيف نزول الوحي، ٤/١٩٠٥، الرقم: ٤٦٩٥، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أم سلمة، ٤/ ١٩٠٦، الرقم: ٢٤٥١، و البزار في المسند، ٧/٥٥، الرقم: ٢٦٠٢۔

دورانِ خطبہ بتایا کہ وہ حضرت جبرائیل تھے، یا جو کچھ بھی آپ ﷺ نے فرمایا، معمر کے والد بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو عثمان سے دریافت کیا کہ آپ نے یہ کس سے سنا ہے تو انہوں نے بتایا کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۵۴۱/ ۵۱. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا وَ قَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ بِکِ عَلَى أَهْلِکِ هَوَانٌ، إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَکِ، وَ إِنْ سَبَّعْتُ لَکِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان سے نکاح کرنے کے بعد ان کے پاس تین دن رہے پھر فرمایا: تمہاری اہمیت اور چاہت اپنے شوہر کی نظروں میں ہرگز کم نہیں ہوئی، اگر تم چاہو تو میں تمہارے پاس ایک ہفتہ قیام کر لوں اور اگر میں تمہارے پاس ایک ہفتہ رہا تو میں اپنی تمام ازواج کے پاس ایک ایک ہفتہ رہوں گا۔'' اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۵۴۲/ ۵۲. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ کَانَ عِنْدَهَا فِي بَيْتِهَا ذَاتَ يَوْمٍ فَجَاءَتِ الْخَادِمُ، فَقَالَتْ: عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ بِالسُّدَّةِ، فَقَالَ:

۵۱: أخرجه مسلم في الصحيح، کتاب: الرضاع، باب: قدر ما تستحقه البکر و الثيب من إقامة الزوج عندها عقب الزفاف، ۲/ ۱۰۸۳، الرقم: ۱۴۶۰، وأبو داود في السنن، کتاب: النکاح، باب: في المقام عند البکر، ۲/ ۲۴۰، الرقم: ۲۱۲۲، و ابن حبان في الصحيح، ۱۰/ ۱۰، الرقم: ۴۲۱۰، و الدارمي في السنن، ۲/ ۱۹۴، الرقم: ۲۲۱۰۔

۵۲: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۶/ ۳۷۰، الرقم: ۳۲۱۰۴، و أحمد بن حنبل في المسند، ۶/ ۲۹۶، الرقم: ۲۶۵۸۲، والطبراني في المعجم الکبير، ۲۳/ ۳۹۳، الرقم: ۹۳۹، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/ ۱۶۶۔

تَنَحّي لِي عَنْ أَهْلِ بَيْتِي فَتَنَحَّتْ فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَدَخَلَ عَلِيٌّ، وَ فَاطِمَةُ، وَ حَسَنٌ، وَ حُسَيْنٌ فَوَضَعَهُمَا فِي حِجْرِهِ وَ أَخَذَ عَلِيًّا بِإِحْدَى يَدَيْهِ فَضَمَّهُ إِلَيْهِ وَ أَخَذَ فَاطِمَةَ بِالْيَدِ الْأُخْرَى فَضَمَّهَا إِلَيْهِ وَ قَبَّلَهُمَا وَ أَغْدَفَ عَلَيْهِمْ خَمِيْصَةً سَوْدَاءَ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، إِلَيْکَ لَا إِلَى النَّارِ، أَنَا، وَ أَهْلُ بَيْتِي، قَالَتْ: فَنَادَيْتُهُ، فَقُلْتُ: وَ أَنَا، يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: وَ أَنْتِ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک دن ان کے پاس ان کے گھر تشریف فرما تھے پس خادم آیا اور عرض کیا: حضرت علی اور فاطمہ رضی اللہ عنہما (گھر کی) دہلیز پر کھڑے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: میرے لئے میرے گھر والوں کے راستے سے ہٹ جایا کرو (یعنی ان کو بلااجازت گھر آنے دیا کرو) پس وہ خادم گھر کے ایک کونے میں چلا گیا، پس حضرت علی اور حضرت فاطمہ اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہم اندر تشریف لائے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے نواسوں کو اپنی گود میں بٹھایا اور اپنا ایک دست مبارک حضرت علی رضی اللہ عنہ پر رکھا اور ان کو اپنے ساتھ ملایا اور اپنا دوسرا دست اقدس حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پر رکھا اور انہیں بھی اپنے ساتھ ملایا اور ان دونوں کو چوما اور پھر ان سب پر اپنی کالی کملی بچھا دی پھر فرمایا: اے اللہ! تیری طرف نہ کہ آگ کی طرف، میں اور میرے اہل بیت، حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے آپ ﷺ کو پکار کر عرض کیا: اور میں بھی یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں تم بھی۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٥. فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أُمِّ حَبِيْبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ رضي الله عنهما

﴿ اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے مناقب ﴾

٥٤٣/٥٣. عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ تَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ صَلَّى اثْنَتَي عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ بُنِي لَهُ بِهِنَّ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ، قَالَتْ أُمُّ حَبِيْبَةَ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جو مسلمان بندہ ہر روز اللہ تعالیٰ کے لئے بارہ رکعات نفل پڑھے گا اس کے لئے ان کے بدلہ میں جنت میں گھر بنایا جائے گا۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے اس دن کے بعد کبھی بھی یہ بارہ رکعات ترک نہیں کیں۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٥٤٤/٥٤. عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَنَّ النَّجَاشِيَّ زَوَّجَ أُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ أَبِي

٥٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين و قصرها، باب: فضل السنن الراتبة قبل الفرائض و بعدهن و بيان عددهن، ٥٠٢/١، الرقم: ٧٢٨، و ابن خزيمة في الصحيح، ٢٠٣/٢، الرقم: ١١٨٧، و ابن راهويه في المسند، ٢٣٣/١، و أبو يعلى في المسند، ٤٤/١٣، الرقم: ٧١٢٤۔

٥٤: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: النكاح، باب: الصداق، ٢٣٥/٢، —

سُفْيَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عَلَى صَدَاقِ أَرْبَعِ آلَافِ دِرْهَمٍ، وَ كَتَبَ بِذَلِكَ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَبِلَ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

''امام زہری بیان کرتے ہیں کہ نجاشی نے ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا کی شادی حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ چار ہزار درہم حق مہر پر کی اور اس کی خبر بذریعہ خط حضور نبی اکرم ﷺ کو دی تو آپ ﷺ نے اسے قبول فرما لیا۔''

اس حدیث کو امام ابوداود نے روایت کیا ہے۔

٥٤٥/٥٥. عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ أَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ الْمَدِيْنَةَ جَاءَ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَ هُوَ يُرِيْدُ غَزْوَ مَكَّةَ فَكَلَّمَهُ أَنْ يَّزِيْدَ فِي هُدْنَةِ الْحُدَيْبِيَّةِ فَلَمْ يُقْبِلْ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ، فَقَامَ، فَدَخَلَ عَلَى ابْنَتِهِ أُمِّ حَبِيْبَةَ، فَلَمَّا ذَهَبَ لِيَجْلِسَ عَلَى فِرَاشِ النَّبِيِّ ﷺ طَوَتْهُ دُوْنَهُ، فَقَالَ: يَا بُنَيَّةُ، أَرَغِبْتِ بِهَذَا الْفِرَاشِ عَنِّي أَوْ بِي عَنْهُ، فَقَالَتْ: بَلْ هُوَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللهِ، وَ أَنْتَ امْرُؤٌ نَجِسٌ مُشْرِكٌ، فَقَالَ: يَا بُنَيَّةُ، لَقَدْ أَصَابَكِ بَعْدِي شَرٌّ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ.

''امام زہری بیان کرتے ہیں کہ جب ابوسفیان بن حرب مدینہ آیا تو وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں بھی حاضر ہوا جبکہ آپ ﷺ مکہ پر حملہ کرنا چاہتے تھے۔

الرقم: ٢١٠٨، و الشوكاني في نيل الأوطار، ٦/٣١٣۔

٥٥: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٨/١٠٠، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/٢٢٣، و ابن الجوزي في صفوة الصوة، ٢/٤٦، والعسقلاني في الإصابة، ٧/٦٥٣۔

ابوسفیان نے حضور نبی اکرم ﷺ سے صلح حدیبیہ کے معاہدہ میں توسیع کے لئے گزارش کی لیکن حضور نبی اکرم ﷺ نے انکار فرما دیا، پس وہ کھڑا ہوا اور اپنی بیٹی کے پاس چلا گیا لیکن جب وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے بستر پر بیٹھنے کے لئے بڑھا تو ام المومنین حضرت امّ حبیبہ رضي الله عنها نے اس کے بیٹھنے سے پہلے ہی وہ بستر لپیٹ دیا۔ اس نے کہا: اے میری بیٹی! کیا تو اس بستر کی وجہ سے مجھ سے نفرت کرتی ہے یا میری وجہ سے اس بستر سے؟ انہوں نے کہا یہ حضور نبی اکرم ﷺ کا بستر ہے اور تم ایک نجس اور مشرک انسان ہو (یہ سن کر) اس نے کہا: اے میری بیٹی! البتہ میرے بعد تم شر میں مبتلا ہوگئی ہو۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

٦. فَصْلٌ فِي مُنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ سَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ رضي الله عنها

﴿ اُمّ المؤمنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے مناقب ﴾

٥٦/٥٤٦. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا أَرَادَا سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ، فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ وَ كَانَ يَقْسِمُ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ يَوْمَهَا وَ لَيْلَتَهَا، غَيْرَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَ لَيْلَتَهَا لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ تَبْتَغِي بِذَالِکَ رِضَا رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ ڈالتے کہ آپ ﷺ کے ساتھ جانے کیلئے کس کے نام قرعہ نکلتا ہے اور آپ ﷺ نے ان کے درمیان ایک رات دن کی باری مقرر فرمائی ہوئی تھی، ماسوائے اس کے کہ حضرت سودہ بنت زمعہ نے اپنی باری ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دی ہوئی تھی اور اس سے ان کا مقصود حضور نبی اکرم ﷺ کی

٥٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الهبة و فضلها، باب: هبة المرأة لغير زوجها و عتقها، ١/١٨١، الرقم: ٢٤٥٣، وفي كتاب: الشهادات، باب: في المشكلات، ٢/٩٥٥، الرقم: ٢٥٤٢، و أبو داود في السنن، كتاب: النكاح، باب: في القسم بين النساء، ٢/٢٤٣، الرقم: ٢١٣٨، و النسائى في السنن الكبرى، ٥/٢٩٢، الرقم: ٨٩٢٣۔

رضامندی تھی۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٥٤٧/٥٧. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ امْرَأَةً أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَكُوْنَ فِي مِسْلَاخِهَا مِنْ سَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ مِنِ امْرَأَةٍ فِيْهَا حِدَّةٌ قَالَتْ: فَلَمَّا كَبِرَتْ جَعَلَتْ يَوْمَهَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لِعَائِشَةَ قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَدْ جَعَلْتُ يَوْمِي مِنْكَ لِعَائِشَةَ، فَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ يَوْمَيْنِ يَوْمَهَا وَ يَوْمَ سَوْدَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھے ازواج مطہرات میں سب سے زیادہ حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا عزیز تھیں، میری تمنا تھی کہ کاش میں ان کے جسم میں ہوتی، حضرت سودہ بنت زمعہ کے مزاج میں تیزی تھی، جب وہ بوڑھی ہو گئیں تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے دن کی باری حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے اپنی باری عائشہ کو دے دی ہے، پھر رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ کے ہاں دو دن رہتے تھے، ایک دن حضرت عائشہ کی باری کا اور ایک دن حضرت سودہ کی باری کا۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

٥٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الرضاع، باب: جواز هبتها نوبتها لضربتها، ٢/١٠٨٥، الرقم: ١٤٦٣، و ابن حبان في الصحيح، ١٠/١٢، الرقم: ٤٢١١، والنسائی في السنن الکبری، ٥/٣٠١، الرقم: ٨٩٣٤، والبيهقی في السنن الکبری، ٧/٧٤، الرقم: ١٣٢١١.

٧. فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رضي الله عنها

﴿ اُمّ المؤمنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے مناقب ﴾

٥٤٨/٥٨. عَنْ ثَابِتٍ، قَالَ: ذُكِرَ تَزْوِيجُ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ عِنْدَ أَنَسٍ فَقَالَ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَوْلَمَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلَيْهَا، أَوْلَمَ بِشَاةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ثابت کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے نکاح کا ذکر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کو کسی زوجہ مطہرہ کا ان کے ولیمہ جیسا کسی کا ولیمہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا، آپ ﷺ نے ان کا ایک بکری کے ساتھ ولیمہ کیا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٥٤٩/٥٩. عَنْ عِيْسَى بْنِ طَهْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ

٥٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: النكاح، باب: الوليمة و لو بشاة، ٥/١٩٨٣، الرقم: ٤٨٧٦، و مسلم في الصحيح، كتاب: النكاح، باب: زواج زينب بنت جحش، ٢/١٠٤٩، الرقم: ١٤٢٨، و أبوداود في السنن، كتاب: الأطعمة، باب: في استحباب الوليمة عند النكاح، ٣/٣٤١، الرقم: ٣٧٤٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧/٢٥٨، الرقم: ١٤٢٧٧۔

٥٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: وكان عرشه على الماء، ٦/٢٧٠٠، الرقم: ٦٩٨٥۔

مَالِكٍ رضی الله عنه يَقُوْلُ: نَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ فِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، وَ أَطْعَمَ عَلَيْهَا يَوْمَئِذٍ خُبْزًا وَ لَحْمًا، وَ كَانَتْ تَفْخَرُ عَلَى نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ وَ كَانَتْ تَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ أَنْكَحَنِي فِي السَّمَاءِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’امام عیسیٰ بن طہمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ پردے کی آیت حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے حق میں نازل ہوئی اور ان کے ولیمہ میں آپ ﷺ نے روٹی اور گوشت کھلایا اور یہ (حضرت زینب رضی اللہ عنہا) حضور نبی اکرم ﷺ کی باقی ازواج مطہرات پر فخر کیا کرتی تھیں اور کہا کرتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ نے میرا نکاح آسمان پر کیا ہے۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔‘‘

٥٥٠/٦٠. عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَتْ زَيْنَبُ تَفْخَرُ عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ تَقُوْلُ: زَوَّجَكُنَّ أَهَالِيكُنَّ وَ زَوَّجَنِي اللهُ تَعَالَى مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمَوَاتٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا، حضور نبی اکرم ﷺ کی تمام ازواج مطہرات سے فخریہ کہا کرتی تھیں کہ تمہارا نکاح تمہارے گھر والوں نے کیا اور میرا نکاح اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کے اوپر کیا۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

٦٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: وكان عرشه على الماء، ٦/٢٦٩٩، الرقم: ٦٩٨٤، والنسائي في السنن الكبرى مختصرًا، ٥/٢٩١، الرقم: ٨٩١٨۔

٥٥١/ ٦١. عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَسْرَعُكُنَّ لَحَاقًا بِي أَطْوَلُكُنَّ يَدًا، قَالَتْ: فَكُنَّ يَتَطَاوَلْنَ أَيَّتُهُنَّ أَطْوَلُ يَدًا قَالَتْ: فَكَانَتْ أَطْوَلَنَا يَدًا زَيْنَبُ لِأَنَّهَا كَانَتْ تَعْمَلُ بِيَدِهَا وَ تَصَدَّقُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (میری وفات کے بعد جنت میں) تم سب سے زیادہ جلد وہ بیوی ملے گی، جس کے ہاتھ تم سب میں سے زیادہ لمبے ہوں گے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں پھر ہم سب اپنے اپنے ہاتھ ناپنے لگیں کہ کس کے ہاتھ سب سے زیادہ لمبے ہیں، لیکن سب سے زیادہ لمبے ہاتھ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے تھے، کیونکہ وہ اپنے ہاتھوں سے کام کیا کرتی تھیں اور صدقہ و خیرات کیا کرتی تھیں۔'' اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٥٥٢/ ٦٢. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها في رواية طويلة: فَأَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِيْنِي مِنْهُنَّ فِي الْمَنْزِلَةِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَلَمْ أَرَ امْرَأَةً قَطُّ خَيْرًا فِي الدِّيْنِ مِنْ زَيْنَبَ، وَ أَتْقَى لِلّٰهِ، وَ أَصْدَقَ حَدِيْثًا، وَ أَوْصَلَ لِلرَّحِمِ، وَ

٦١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل زينب أم المؤمنين، ٤/ ١٩٠٧ الرقم: ٢٤٥٢، و ابن حبان في الصحيح، ١٥/ ٥٠، الرقم: ٦٦٦٥۔

٦٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: في فضل عائشة، ٤/ ١٨٩١ الرقم: ٢٤٤٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧/ ٢٩٩، الرقم: ١٤٥٢٦۔

أَعْظَمَ صَدَقَةً، وَ أَشَدَّ ابْتِذَالاً لِنَفْسِهَا فِي الْعَمَلِ الَّذِي تَصَدَّقُ بِهِ، وَ تَقَرَّبُ بِهِ إِلَى اللهِ تَعَالَى، مَا عَدَا سَوْرَةً مِنْ حِدَّةٍ كَانَتْ فِيهَا، تُسْرِعُ مِنْهَا الْفَيْئَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک طویل حدیث میں بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات نے آپ ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو آپ کے پاس بھیجا اور وہی حضور نبی اکرم ﷺ کے نزدیک مرتبہ میں میرے برابر تھیں اور میں نے حضرت زینب سے زیادہ دیندار، اللہ سے ڈرنے والی، سچ بات کہنے والی، صلہ رحمی کرنے والی، صدقہ و خیرات کرنے والی کوئی عورت نہیں دیکھی، اور نہ ان سے زیادہ تواضع کرنے والی کوئی عورت دیکھی ہے، اس عمل میں جس کے ذریعے وہ صدقہ کرتیں اور اللہ کا قرب حاصل کرتیں تھیں، البتہ وہ زبان کی تیز تھیں لیکن اس سے بھی وہ بہت جلد رجوع کر لیتی تھیں۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٦٣/٥٥٣. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ قَالَ لِعُمَرَ: إِنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ أَوَّاهَةٌ، قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا الْأَوَّاهَةُ؟ قَالَ: الْخَاشِعَةُ. رَوَاهُ أَبُوْنُعَيْمٍ وَابْنُ عَبْدُ الْبَرِّ وَالذَّهَبِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت عبداللہ بن شداد بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: بے شک زینب بنت جحش ’’اوّاہہ‘‘ ہے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! اوّاہہ کا کیا مطلب ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: خاشعہ (خشوع و خضوع کرنے والی)۔‘‘

اس حدیث کو امام ابونعیم، ابن عبدالبر اور ذہبی نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ ذہبی کے ہیں۔

٦٣: أخرجه أبونعيم في حلية الأولياء، ٢/٥٤، و ابن عبد البر في الاستيعاب، ٤/١٨٥٢، الرقم: ٣٣٥٥، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/٢١٧۔

٨. فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رضي الله عنها

﴿اُمّ المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے مناقب﴾

٥٥٤/٦٤. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: الْأَخَوَاتُ مُؤمِنَاتٌ: مَيْمُوْنَةُ زَوْجُ النَّبِيِ ﷺ، وَ أُخْتُهَا أُمُّ الفَضْلِ بِنْتُ الْحَارِثِ، وَ أُخْتُهَا سَلْمَى بِنْتُ الْحَارِثِ امْرَأَةُ حَمْزَةَ، وَ أَسْمَاءُ بِنْتُ عَمِيْسٍ أُخْتُهُنَّ لِأُمِّهِنَّ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمام مومن عورتیں آپس میں بہنیں ہیں (پھر فرمایا) ام المومنین میمونہ، اس کی بہن ام فضل بنت حارث، اور اس کی بہن سلمی بنت حارث حمزہ کی بیوی اور اسماء بنت عمیس ان کی اخیافی بہن ہے۔''

اس حدیث کو امام نسائی، حاکم، اور طبرانی نے روایت کیا ہے نیز الفاظ امام حاکم کے ہیں۔

٦٤: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٤/٣٥، الرقم: ٦٨٠١، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/١٠٣، الرقم: ٨٣٨٧، والطبراني في المعجم الكبير، ١١/٤١٥، الرقم: ١٢١٧٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٢٤٩۔

٩. فَصُلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رضي الله عنها

﴿اُمّ المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے مناقب﴾

٦٥/٥٥٥. عَنْ جُوَيْرِيَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا، ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ أَضْحَى وَهِيَ جَالِسَةٌ. فَقَالَ: مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِي فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ: سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِهِ، عَدَدَ خَلْقِهِ، وَ رِضَا نَفْسِهِ، وَ زِنَةَ عَرْشِهِ، وَ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز فجر پڑھنے کے بعد علی الصبح ہی ان کے پاس سے چلے گئے اور وہ اس وقت اپنی نماز کی جگہ میں بیٹھی تھیں، پھر آپ ﷺ دن چڑھے تشریف لائے اور وہ وہیں بیٹھی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس وقت سے میں تم کو چھوڑ کر گیا ہوں تم اسی طرح بیٹھی ہو، حضرت جویریہ نے

www.MinhajBooks.com

٦٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الذكر و الدعاء و التوبة و الاستغفار، باب: التسبيح أول النهار و عند النوم، ٤/٢٠٩٠، الرقم: ٢٧٢٦، و ابن ماجة في السنن، كتاب: الأدب، باب: فضل التسبيح، ٢/١٢٥١، الرقم: ٣٨٠٨، و النسائي في السنن الكبرى، ٦/٤٨، الرقم: ٩٩٨٩، و ابن حبان في الصحيح، ٣/١١٠، الرقم: ٨٢٨.

عرض کیا: جی ہاں! حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہارے بعد چار ایسے کلمات تین بار کہے ہیں کہ جو کچھ تم نے صبح سے اب تک پڑھا ہے اگر اس کا ان کلمات کے ساتھ وزن کرو تو ان کلمات کا وزن زیادہ ہوگا: وہ کلمات یہ ہیں: ﴿سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِهِ، عَدَدَ خَلْقِهِ، وَ رِضَا نَفْسِهِ، وَ زِنَةَ عَرْشِهِ، وَ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ﴾ ''اللہ کی حمد اور تسبیح ہے، اس کی مخلوق کے عدد اور اس کی رضا اور اس کے عرش کے وزن اور اس کے کلمات کی روشنائی کے برابر۔'' اس حدیث کو امام مسلم، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٥٥٦/٦٦. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَتْ جُوَيْرِيَةُ اسْمُهَا بَرَّةُ، فَحَوَّلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اسْمَهَا جُوَيْرِيَةَ، وَ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُقَالَ: خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جویریہ کا نام پہلے برّہ تھا، آپ ﷺ نے ان کا نام تبدیل کر کے جویریہ رکھ دیا، آپ ﷺ اس کو ناپسند فرماتے تھے کہ یہ کہا جائے کہ فلاں شخص برّہ (نیکی) کے پاس سے نکل گیا۔''

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

٦٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الآداب، باب: استحباب تغيير الاسم القبيح إلى حسن، ٣/١٦٨٧، الرقم: ٢١٤٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٣١٦، الرقم: ٢٩٠٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٤٢٤، الرقم: ٦٠٤.

١٠. فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ رضي الله عنها

﴿ اُمّ المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے مناقب ﴾

٥٥٧/٦٧. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَ جَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت صفیہ کو رہا فرمایا اور ان کی رہائی کو ان کا حق مہر بنایا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٥٥٨/٦٨. عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: بَلَغَ صَفِيَّةَ: أَنَّ حَفْصَةَ قَالَتْ: بِنْتُ يَهُوْدِيٍّ، فَبَكَتْ فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ وَ هِيَ تَبْكِي، فَقَالَ: مَا يُبْكِيْكِ؟ فَقَالَتْ: قَالَتْ لِي حَفْصَةُ: إِنِّي بِنْتُ يَهُوْدِيٍّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ:

٦٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: النكاح، باب: من جعل عتق الأمة صداقها، ٥/١٩٥٦، الرقم: ٤٧٩٨، و مسلم في الصحيح، كتاب: النكاح، باب: فضيلة إعتاقه أمة ثم يتزوجها، ٢/١٠٤٥، الرقم: ١٣٦٥، وعبد الرزاق في المصنف، ٧/٢٦٩، الرقم: ١٣١٠٧۔

٦٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله، باب: فضل أزواج النبي ﷺ، ٥/٧٠٩، الرقم: ٣٨٩٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٣٥، الرقم: ١٢٤١٥، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ١٠/٢٦٨۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

إِنَّکِ لَابْنَةُ نَبِيٍّ وَ إِنَّ عَمَّکِ لَنَبِيٌّ وَ إِنَّکِ لَتَحْتَ نَبِيٍّ، فَفِيْمَ تَفْخَرُ عَلَيْکِ، ثُمَّ قَالَ: اتَّقِی اللهَ يَا حَفْصَةُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ، وَقَالَ أَبُوعِيْسَی: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہاکو پتہ چلا کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہودی کی بیٹی کہا ہے۔ وہ رو پڑیں اتنے میں ان کے پاس حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے۔ وہ رو رہی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کیوں رو رہی ہو؟ عرض کیا: حفصہ نے مجھے یہودی کی بیٹی کہا ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم نبی کی بیٹی ہو، تمہارے چچا نبی ہیں اور نبی کی بیوی ہو۔ پس وہ کس بات میں تم پر فخر کرتی ہیں۔ پھر فرمایا: حفصہ! اللہ تعالیٰ سے ڈرو (اور اس طرح کی باتیں نہ کیا کرو)۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٥٥٩/٦٩. عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم وَ قَدْ بَلَغَنِي عَنْ حَفْصَةَ وَ عَائِشَةَ کَلَامٌ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لَهُ فَقَالَ: أَلَا قُلْتِ: فَکَيْفَ تَکُوْنَانِ خَيْرًا مِنِّي وَزَوْجِي مُحَمَّدٌ وَ أَبِي هَارُوْنُ وَ عَمِّي مُوْسَی...... الحديث. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاکِمُ.

’’حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ حضور نبی

٦٩: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، باب: فضل أزواج النبي صلی الله عليه وآله وسلم، ٥/٧٠٨، الرقم: ٣٨٩٢، والحاکم في المستدرک، ٤/٣١، الرقم: ٦٧٩٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٢٣٦، الرقم: ٨٥٠٣، وفي المعجم الکبير، ٢٤/٧٥، الرقم: ١٩٦۔

اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ مجھے حضرت حفصہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے ایک بات پہنچی تھی۔ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے یہ کیوں نہیں کہا کہ تم دونوں مجھ سے کیسے بہتر ہو سکتی ہو جبکہ میرے شوہر حضرت محمد ﷺ، میرے باپ حضرت ہارون علیہ السلام، اور میرے چچا حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔'' اسے امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٥٦٠/ ٧٠. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَتْ صَفِيَّةُ مِنَ الصَّفِيِّ.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت صفیہ مالِ غنیمت کا وہ حصہ ہیں جنہیں آقا علیہ السلام نے اپنے لئے منتخب فرمایا۔''

اسے امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

٧٠: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الخراج و الأمارة و الفيء، باب: ما جاء في سهم الصفي، ٣/ ١٥٢، الرقم: ٢٩٩٤، وابن حبان في الصحيح، ١١/ ١٥١، الرقم: ٤٨٢٢، والحاكم في المستدرك، ٣/ ٤٢، الرقم: ٤٣٤٥، و البيهقي في السنن الكبرى، ٦/ ٣٠٤، الرقم: ١٢٥٣٤۔

اَلْبَابُ الرَّابِعُ عَشَرَ:

مَنَاقِبُ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ سلام اللہ علیہا

﴿سیدۂ کائنات فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کے مناقب﴾

www.MinhajBooks.com

www.MinhajBooks.com

www.MinhajBooks.com
منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

١. فَصْلٌ فِي كَوْنِ آلِ فَاطِمَةَ سلام الله عليها مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ وَأَهْلِ كِسَاءٍ

﴿سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھرانے کا اہلِ بیت اور اہلِ کساء ہونے کا بیان﴾

١/٥٦١. عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، قَالَتْ: قَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةً وَ عَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ، مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ، فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رضي الله عنهما فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ رضي الله عنه فَدَخَلَ مَعَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ رضي الله عنها فَأَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ رضي الله عنه فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ قَالَ: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت باہر تشریف لائے درآنحالیکہ

١: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل أهل بيت النبي، ١٨٨٣/٤، الرقم: ٢٤٢٤، و ابن أبي شيبة فی المصنف، ٣٧٠/٦، الرقم: ٣٦١٠٢، و أحمد بن حنبل فی فضائل الصحابة، ٦٧٢/٢، الرقم: ١١٤٩، و ابن راهويه فی المسند، ٦٧٨/٣، الرقم: ١٢٧١، و الحاكم فی المستدرك، ١٦٩/٣، الرقم: ٤٧٠٧، و البيهقی فی السنن الكبرى، ١٤٩/٢، و الطبری فی جامع البيان، ٦/٢٢، ٧۔

آپ ﷺ نے ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی جس پر سیاہ اُون سے کجاووں کے نقش بنے ہوئے تھے۔ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آئے تو آپ ﷺ نے اُنہیں اُس چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ آئے اور ان کے ہمراہ چادر میں داخل ہو گئے، پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور آپ ﷺ نے ان کو اس چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ آئے تو آپ ﷺ نے اُنہیں بھی چادر میں لے لیا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی: ''اے اہلِ بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے اور تم کو خوب پاک و صاف کر دے۔'' اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٢/٥٦٢. عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَبِيْبِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، فَدَعَا فَاطِمَةَ وَ حَسَنًا وَحُسَيْنًا رضی اللہ عنہم فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ، وَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَجَلَّلَهُ بِكِسَاءٍ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ، هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي، فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَ طَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

''پرورَدۂ نبی حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ پر حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں یہ آیت مبارکہ ...... اے اہلِ بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے اور تم کو خوب پاک و صاف

٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن، باب: ومن سورة الأحزاب، ٥/٣٥١، ٦٦٣، الرقم: ٣٢٠٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٢٩٢، وفي فضائل الصحابة، ٢/٥٨٧، الرقم: ٩٩٤، والحاكم في المستدرك، ٢/٤٥١، الرقم: ٣٥٥٨، ٣/١٥٨، الرقم: ٤٧٠٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٣/٥٢، الرقم: ٢٦٦٢۔

کر دے ...... نازل ہوئی۔ تو آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا اور ایک کملی میں ڈھانپ لیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پیچھے تھے، آپ ﷺ نے اُنہیں بھی کملی میں ڈھانپ لیا، پھر فرمایا: اِلٰہی! یہ میرے اہل بیت ہیں، ان سے نجاست دور کر اور ان کو خوب پاک و صاف کر دے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٣/٥٦٣. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَمُرُّ بِبَابِ فَاطِمَةَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ إِذَا خَرَجَ إِلَى صَلَاةِ الْفَجْرِ، يَقُوْلُ: اَلصَّلَاةَ! يَا أَهْلَ الْبَيْتِ ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چھ (٦) ماہ تک حضور نبی اکرم ﷺ کا یہ معمول رہا کہ جب نمازِ فجر کے لئے نکلتے اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے دروازہ کے پاس سے گزرتے تو فرماتے: اے اہل بیت! نماز قائم کرو (اور پھر یہ آیتِ مبارکہ پڑھتے:) ...... اے اہلِ بیت! اللہ چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر

٣: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: تفسير القرآن، باب: ومن سورة الأحزاب، ٣٥٢/٥، الرقم: ٣٢٠٦، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٢٥٩/٣، ٢٨٥، وفی فضائل الصحابة، ٧٦١/٢، الرقم: ١٣٤٠، ١٣٤١، و ابن أبی شيبة فی المصنف، ٣٨٨/٦، الرقم: ٣٢٢٧٢، والشيبانی فی الآحادو المثانی، ٣٦٠/٥، الرقم: ٢٩٥٣، و عبد بن حميد فی المسند: ٣٦٧، الرقم: ١٢٢٢٣، و الحاكم فی المستدرك، ١٧٢/٣، الرقم: ٤٧٤٨۔

دے اور تم کو خوب پاک و صاف کر دے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٤/٥٦٤. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ﴾ قَالَ: نَزَلَتْ فِي خَمْسَةٍ: فِي رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، وَ عَلِيٍّ، وَ فَاطِمَةَ، وَالْحَسَنِ، وَ الْحُسَيْنِ رضی اللہ عنہم.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے اس اِرشاد مبارکہ...... اے اہلِ بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے ...... کے بارے میں کہا ہے کہ یہ آیت مبارکہ پانچ ہستیوں ...... حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم ...... کے بارے میں نازل ہوئی۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

٤: أخرجه الطبرانی فی المعجم الأوسط، ٣/٣٨٠، الرقم: ٣٤٥٦، و فی المعجم الصغیر، ١/٢٣١، الرقم: ٣٧٥، و ابن حبان فی طبقات المحدثین بأصبهان، ٣/٣٨٤، والخطیب فی تاریخ بغداد، ١٠/٢٧٨، و الطبری فی جامع البیان، ٢٢/٦۔

٢. فَصْلٌ فِي كَوْنِهَا سلام الله عليها بَضْعَةً مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ

﴿سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا لختِ جگرِ مصطفیٰ ﷺ ہونے کا بیان﴾

٥/٥٦٥. عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي، فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ هَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

’’حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے، پس جس نے اسے ناراض کیا اُس نے مجھے ناراض کیا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ امام بخاری کے ہیں۔

٦/٥٦٦. عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ فِي رِوَايَةٍ إِنَّ عَلِيًّا خَطَبَ بِنْتَ

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: مناقب قرابة رسول الله ﷺ، ٣/١٣٦١، الرقم: ٣٥١٠، و في كتاب: المناقب، باب: مناقب فاطمة، ٣/١٣٧٤، الرقم: ٣٥٥٦، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ، ٤/١٩٠٣، الرقم: ٢٤٤٩، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٨٨، الرقم: ٣٢٢٦٩، و أبو عوانة في المسند، ٣/٧٠، الرقم؛ ٤٢٣٣، و الشيباني في الآحاد والمثاني، ٥/٣٦١، الرقم: ٢٩٥٤، و الطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/٤٠٤، الرقم: ١٠١٢۔

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: ذكر أصهار النبي ﷺ ٣/١٣٦٤، الرقم: ٣٥٢٣، ومسلم في الصحيح، كتاب:ـــ

أَبِي جَهْلٍ …… قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ مِنِّي، وَ إِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسُوْءَهَا، وَاللهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَ بِنْتُ عَدُوِّ اللهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے اور مجھے ہرگز یہ پسند نہیں کہ کوئی شخص اسے تکلیف پہنچائے خدا کی قسم کسی شخص کے پاس رسول اللہ اور دُشمنِ خدا کی بیٹیاں جمع نہیں ہو سکتیں۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٧/٥٦٧. عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي، فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

…….. فضائل الصحابة، باب: فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ، ١٩٠٣/٤، الرقم: ٢٤٤٨، وابن ماجة فى السنن، كتاب: النكاح، باب: الغيرة، ٦٤٤/١، الرقم: ١٩٩٩، و أحمد بن حنبل فى فضائل الصحابة، ٧٥٩/٢، الرقم: ١٣٣٥، وابن حبان فى الصحيح، ٤٠٧/١٥، ٤٠٨، ٥٣٥، الرقم: ٦٩٥٦،٦٩٥٧،٧٠٦٠، والطبرانى فى المعجم الكبير، ١٨/٢٠، ١٩، الرقم: ١٨، ١٩، ٤٠٥/٢٢، الرقم: ١٠١٣۔

٧: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: المناقب، باب: مناقب قرابة رسول الله ﷺ، ١٣٦١/٣، الرقم: ٣٥١٠، و فى كتاب: المناقب، باب: مناقب فاطمة، ١٣٧٤/٣، الرقم: ٣٥٥٦، و ابن أبى شيبة، المصنف، ٣٨٨/٦، الرقم: ٣٢٢٦٩، و أبو عوانة فى المسند، ٧٠/٣، الرقم؛ ٤٢٣٣، والشيبانى فى الآحاد والمثانى، ٣٦١/٥، الرقم: ٢٩٥٤، و الطبرانى فى المعجم الكبير، ٤٠٤/٢٢، الرقم: ١٠١٢۔

’’حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہیں، پس جس نے اسے ناراض کیا اُس نے مجھے ناراض کیا۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٥٦٨/ ٨. عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَلَى الْمِنْبَرِ، وَ هُوَ يَقُوْلُ: إِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ اسْتَأْذَنُوْنِي أَنْ يُنْكِحُوْا ابْنَتَهُمْ، عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ. فَلَا آذَنُ لَهُمْ. ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ. ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ. وَ قَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: فَإِنَّمَا ابْنَتِي بَضْعَةٌ مِنِّي. يَرِيْبُنِي مَا رَابَهَا وَ يُؤْذِيْنِي مَا آذَاهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ.

’’حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منبر پر فرماتے سنا: بنی ہشام بن مغیرہ نے اپنی بیٹی کا علی سے رشتہ کرنے کی مجھ سے اجازت مانگی ہے۔ میں انہیں اجازت نہیں دیتا دوبارہ میں انہیں اجازت نہیں دیتا، سہ بارہ میں انہیں اجازت نہیں دیتا اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا: میری بیٹی میرے جسم کا حصہ ہے، اُس کی پریشانی مجھے پریشان کرتی ہے اور اُس کی تکلیف مجھے تکلیف دیتی ہے۔‘‘

٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل فاطمة بنت النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ٤/ ١٩٠٢، الرقم: ٢٤٤٩، و الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: ماجاء في فضل فاطمة بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ٥/ ٦٩٨، الرقم: ٣٨٦٧، و أبو داود في السنن، كتاب: النكاح، باب: ما يكره أن يجمع بينهن من النساء، ٢/ ٢٢٦، الرقم: ٢٠٧١، و ابن ماجة في السنن، كتاب: النكاح، باب: الغيرة، ١/ ٦٤٣، الرقم: ١٩٩٨، و النسائي في السنن الكبرى، ٥/ ١٤٧، الرقم: ٨٥١٨، و أحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ٣٢٨، و في فضائل الصحابة، ٢/ ٧٥٦، الرقم: ١٣٢٨۔

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابوداود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٩/٥٦٩. عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي، يُؤْذِيْنِي مَا آذَاهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ تو بس میرے جسم کا ٹکڑا ہے، اسے تکلیف دینے والی چیز مجھے تکلیف دیتی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

١٠/٥٧٠. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضي الله عنهما، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّي، يُؤْذِيْنِي مَا آذَاهَا، وَ يُنْصِبُنِي مَا أَنْصَبَهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

٩: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ، ٤/١٩٠٣، الرقم: ٢٤٤٩، و النسائى فى السنن الكبرى، ٥/٩٧، الرقم: ٨٣٧٠، و البيهقى فى السنن الكبرى، ١٠/٢٠١، والشيبانى فى الأحاد والمثانى، ٥/٣٦١، الرقم: ٢٩٥٥، و الطبرانى فى المعجم الكبير، ٢٢/٤٠٤، الرقم: ١٠١٠، و أبو نعيم فى حلية الأولياء، ٢/٤٠، والأندلسى فى تحفة المحتاج، ٢/٥٨٥، الرقم: ١٧٩٥۔

١٠: أخرجه الترمذى فى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: ماجاء في فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ٥/٦٩٨، الرقم: ٣٨٦٩، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٤/٥، و فى فضائل الصحابة، ٢/٧٥٦، الرقم: ١٣٢٧، و الحاكم فى المستدرك، ٣/١٧٣، الرقم: ٤٧٥١، و المقدسى فى الأحاديث المختارة، ٩/٣١٤، ٣١٥، الرقم: ٢٧٤، و العسقلانى فى فتح البارى، ٩/٣٢٩، و الشوكانى فى درالسحابة، ١٦/٢٧٤۔

''حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرا جگر گوشہ ہے، اسے تکلیف دینے والی چیز مجھے تکلیف دیتی ہے اور اسے مشقت میں ڈالنے والا مجھے مشقت میں ڈالتا ہے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١١/٥٧١. عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِفَاطِمَةَ: إِنَّ اللهَ يَغْضِبُ لِغَضَبِكِ، وَ يَرْضَى لِرَضَاكِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ سے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ تیری ناراضگی پر ناراض ہوتا ہے اور تیری رضا پر راضی ہوتا ہے۔''

اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٢/٥٧٢. عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّمَا فَاطِمَةُ شَجْنَةٌ مِنِّي يَبْسُطُنِي مَا يَبْسُطُهَا وَ يَقْبِضُنِي مَا يَقْبِضُهَا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَأَحْمَدُ.

١١: أخرجه الحاكم فی المستدرك، ٣/١٦٧، الرقم: ٤٧٣٠، و الشيبانی فی الآحاد و المثانی، ٥/٣٦٣، الرقم: ٢٩٥٩، و الطبرانی فی المعجم الكبير، ١/١٠٨، الرقم: ١٨٢، ٢٢/٤٠١، الرقم: ١٠٠١، و الدولابی فی الذرية الطاهرة: ١٢٠، الرقم: ٢٣٥، و القزوينی فی التدوين فی أخبار قزوين، ٣/١١۔

١٢: أخرجه الحاكم فی المستدرك، ٣/١٦٨، الرقم: ٤٧٣٤، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٤/٣٣٢، و فی فضائل الصحابة، ٢/٧٦٥، الرقم: ١٣٤٧، و الشيبانی فی الآحاد والمثانی، ٥/٣٦٢، الرقم: ٢٩٥٦، والطبرانی فی المعجم الكبير، ٢٠/٢٥، الرقم: ٣٠، و أبو نعيم فی حلية الأولياء، ٣/٢٠٦، و الهيثمی فی مجمع الزوائد، ٩/٢٠٣۔

’’حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک فاطمہ میری ٹہنی ہے، جس چیز سے اسے خوشی ہوتی ہے اس چیز سے مجھے بھی خوشی ہوتی ہے اور جس چیز سے اُسے تکلیف پہنچتی ہے اس چیز سے مجھے بھی تکلیف پہنچتی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

٣. فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهَا سلام الله عليها عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ

﴿بارگاهِ رسالت ﷺ میں سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا مقام و مرتبہ﴾

١٣/٥٧٣. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيْهَا، فَسَارَّهَا بِشَيءٍ فَبَكَتْ، ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ، قَالَتْ: فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذٰلِکَ، فَقَالَتْ: سَارَّنِي النَّبِيُّ ﷺ فَأَخْبَرَنِي: أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيْهِ، فَبَکَيْتُ، ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ، فَضَحِكْتُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے مرض وصال میں اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا پھر ان سے کچھ سرگوشی فرمائی تو وہ رونے لگیں۔ پھر انہیں قریب بلا کر سرگوشی کی تو وہ ہنس پڑیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے اس بارے میں سیدہ سلام اللہ علیہا سے پوچھا تو اُنہوں نے

١٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: مناقب قرابة رسول الله ﷺ، ١٣٦١/٣، الرقم: ٣٥١١، و كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ١٣٢٧/٣، الرقم: ٣٤٢٧، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ، ١٩٠٤/٤، الرقم: ٢٤٥٠، و النسائي في فضائل الصحابة: ٧٧، الرقم: ٢٩٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٧٧/٦، و في فضائل الصحابة، ٧٥٤/٢، الرقم: ١٣٢٢۔

بتایا: حضور نبی اکرم ﷺ نے میرے کان میں فرمایا کہ آپ ﷺ کا اسی مرض میں وصال ہو جائے گا۔ پس میں رونے لگی، پھر آپ ﷺ نے سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ میرے اہل بیت میں سب سے پہلے تم میرے بعد آؤ گی اس پر میں ہنس پڑی۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٤/٥٧٤. عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرِ التَّيْمِيِّ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِي عَلَى عَائِشَةَ، فَسُئِلَتْ أَيُّ النَّاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ قَالَتْ: فَاطِمَةُ، فَقِيْلَ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَتْ: زَوْجُهَا، إِنْ كَانَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت جمیع بن عمیر تیمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی پھوپھی کے ہمراہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا: حضور نبی اکرم ﷺ کو کون زیادہ محبوب تھا؟ اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: فاطمہ سلام اللہ علیہا۔ عرض کیا گیا: مردوں میں سے (کون زیادہ محبوب تھا)؟ فرمایا: اُن کے شوہر، جہاں تک میں جانتی ہوں وہ بہت زیادہ روزے رکھنے والے اور راتوں کو عبادت کے لئے بہت قیام کرنے والے تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

١٤: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: ماجاء في فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ٧٠١/٥، الرقم: ٣٨٧٤، و الحاكم فى المستدرك، ١٧١/٣، الرقم: ٤٧٤٤، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٤٠٣/٢٢، ٤٠٤، الرقم: ١٠٠٨، ١٠٠٩، و ابن الأثير فى أسد الغابة، ٢١٩/٧، و الذهبى فى سير أعلام النبلاء، ١٢٥/٢، و المزى فى تهذيب الكمال، ٥١٢/٤، والشوكانى فى درالسحابة، ٢٧٣/١۔

١٥/٥٧٥. عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ أَحَبَّ النِّسَاءِ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَاطِمَةُ وَمِنَ الرِّجَالِ عَلِيٌّ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ.

''حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کو عورتوں میں سب سے زیادہ محبت حضرت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا سے تھی اور مردوں میں سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ محبوب تھے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

١٦/٥٧٦. عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا سَافَرَ كَانَ آخِرُ عَهْدِهِ بِإِنْسَانٍ مِنْ أَهْلِهِ فَاطِمَةَ، وَ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ عَلَيْهَا إِذَا قَدِمَ فَاطِمَةَ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

''حضور نبی اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنے اہل و عیال میں سے سب کے بعد جس

١٥: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: ماجاء في فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ٥/٦٩٨، الرقم: ٣٨٦٨، و النسائی فی السنن الکبری، ٥/١٤٠، الرقم: ٨٤٩٨، و الحاکم فی المستدرک، ٣/١٦٨، الرقم: ٤٧٣٥، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٧/١٩٩، الرقم: ٧٢٦٢، والذهبی فی سیر أعلام النبلاء، ٢/١٣١، و الشوکانی فی درالسحابة، ١٠/٢٧٤۔

١٦: أخرجه أبوداود فی السنن، ٤/٨٧، الرقم: ٤٢١٣، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٥/٢٧٥، و البیهقی فی السنن الکبری، ١/٢٦، و زید البغدادی فی ترکة النبی ﷺ: ٥٧۔

سے گفتگو فرما کر سفر پر روانہ ہوتے وہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا ہوتیں اور سفر سے واپسی پر سب سے پہلے جس کے پاس تشریف لاتے وہ بھی حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا ہوتیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابوداود اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١٧/٥٧٧. عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رضي الله عنها، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم إِذَا رَآهَا قَدْ أَقْبَلَتْ رَحَّبَ بِهَا، ثُمَّ قَامَ إِلَيْهَا فَقَبَّلَهَا، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهَا فَجَاءَ بِهَا حَتَّى يُجْلِسَهَا فِي مَكَانِهِ. وَ كَانَتْ إِذَا رَأَتِ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم رَحَّبَتْ بِهِ، ثُمَّ قَامَتْ إِلَيْهِ فَقَبَّلَتْهُ صلى الله عليه وآله وسلم. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’ام المؤمنین حضرت رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کو آتے ہوئے دیکھتے تو انہیں خوش آمدید کہتے، پھر ان کی خاطر کھڑے ہو جاتے، انہیں بوسہ دیتے، ان کا ہاتھ پکڑ کر لاتے اور انہیں اپنی نشست پر بٹھا لیتے اور جب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی طرف تشریف لاتے ہوئے دیکھتیں تو خوش آمدید کہتیں پھر کھڑی ہو جاتیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بوسہ دیتیں۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

١٧: أخرجه النسائی فی السنن الکبری، ٥/٣٩١، ٣٩٢، الرقم: ٩٢٣٦، ٩٢٣٧، و ابن حبان فی الصحيح، ١٥/٤٠٣، الرقم: ٦٩٥٣، و الحاكم فی المستدرك، ٤/٣٠٣، الرقم: ٧٧١٥، و البخاری فی الأدب المفرد، ١/٣٣٦، الرقم: ٩٤٧، و الشيبانی فی الآحاد و المثانی، ٥/٣٦٧، الرقم: ٢٩٦٧، و الطبرانی فی المعجم الأوسط، ٤/٢٤٢، الرقم: ٤٠٨٩، و الدولابی فی الذرية الطاهرة، ١/١٠٠، الرقم: ١٨٤۔

٥٧٨/١٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم إِلَى عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ، فَقَالَ: أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ وَ سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین علیہم السلام کی طرف نظرِ اِلتفات کی اور فرمایا: جو تم سے لڑے گا میں اس سے لڑوں گا، جو تم سے صلح کرے گا میں اُس سے صلح کروں گا (یعنی جو تمہارا دشمن ہے وہ میرا دشمن ہے اور جو تمہارا دوست ہے وہ میرا بھی دوست ہے)۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٥٧٩/١٩. عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ رضي الله عنها: أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَتْ [فَاطِمَةُ] إِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ صلی الله عليه وآله وسلم رَحَّبَ بِهَا وَقَامَ إِلَيْهَا فَأَخَذَ بِيَدِهَا فَقَبَّلَهَا وَ أَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

١٨: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ٢/٤٤٢، و فی فضائل الصحابة، ٢/٧٦٧، الرقم: ١٣٥٠، و الحاکم فی المستدرك، ٣/١٦١، الرقم: ٤٧١٣، والطبرانی فی المعجم الکبیر، ٣/٤٠، الرقم: ٢٦٢١، والخطیب فی تاریخ بغداد، ٧/١٣٧، و الذهبی فی سیر أعلام النبلاء، ٢/١٢٢، ٣/٢٥٧، ٢٥٨۔

١٩: أخرجه الحاکم فی المستدرك، ٣/١٦٧، الرقم: ٤٧٣٢، و النسائی في فضائل الصحابة، ١/٧٨، الرقم: ٢٦٤، و ابن راهویة فی المسند، ١/٨، الرقم: ٦، و البیهقی فی السنن الکبری، ٧/١٠١، و فی شعب الإیمان، ٦/٤٦٧، الرقم: ٨٩٢٧، و المقری فی تقبیل الید، ١/٩١، و العسقلانی فی فتح الباری، ١١/٥٠۔

www.MinhajBooks.com

”ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتیں تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدہ سلام اللہ علیہا کو خوش آمدید کہتے، کھڑے ہو کر ان کا استقبال کرتے، ان کا ہاتھ پکڑ کر بوسہ دیتے اور انہیں اپنی نشست پر بٹھا لیتے۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٥٨٠/ ٢٠. عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَتْ فَاطِمَةُ إِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَامَ إِلَيْهَا فَقَبَّلَهَا وَ رَحَّبَ بِهَا وَ أَخَذَ بِيَدِهَا، فَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ، وَ كَانَتْ هِيَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَامَتْ إِلَيْهِ مُسْتَقْبِلَةً وَ قَبَّلَتْ يَدَهُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتیں تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو کر ان کا استقبال فرماتے، انہیں بوسہ دیتے خوش آمدید کہتے اور ان کا ہاتھ پکڑ کر اپنی نشست پر بٹھا لیتے، اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے ہاں رونق افروز ہوتے تو سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے استقبال کے لئے کھڑی ہو جاتیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست اقدس کو بوسہ دیتیں۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٥٨١/ ٢١. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما: أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم كَانَ إِذَا سَافَرَ

٢٠: أخرجه الحاكم فی المستدرك، ٣/ ١٧٤، الرقم: ٤٧٥٣، والمحب الطبری فی ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی: ٨٥، و الهيثمی فی موارد الظمآن: ٥٤٩، الرقم: ٢٢٢٣، و العسقلانی فی فتح الباری، ١١/ ٥٠، و الشوكانی فی درالسحابة، ١/ ٢٧٩۔

٢١: أخرجه الحاكم فی المستدرك، ٣/ ١٦٩، ١٧٠، الرقم: ٤٧٣٩، ٤٧٤٠، وابن حبان فی الصحيح، ٢/ ٤٧٠، ٤٧١، الرقم: ٦٩٦، والهيثمی فی۔

كَانَ آخِرُ النَّاسِ عَهْدًا بِهِ فَاطِمَةَ، وَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ كَانَ أَوَّلُ النَّاسِ بِهِ عَهْدًا فَاطِمَةَ رضی الله عنها فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فِدَاکِ أَبِي وَ أُمِّي.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنے اہل و عیال میں سے سب کے بعد جس سے گفتگو کر کے سفر پر روانہ ہوتے وہ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا ہوتیں، اور سفر سے واپسی پر سب سے پہلے جس کے پاس تشریف لاتے وہ بھی حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا ہی ہوتیں، اور یہ کہ حضور نبی اکرم ﷺ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرماتے: (فاطمہ!) میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۵۸۲ / ۲۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ﷺ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَيُّمَا أَحَبُّ إِلَيْکَ: أَنَا أَمْ فَاطِمَةُ؟ قَالَ: فَاطِمَةُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْکَ، وَ أَنْتَ أَعَزُّ عَلَيَّ مِنْهَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی ﷺ نے (بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں) عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو میرے اور حضرت فاطمہ میں سے کون زیادہ محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ مجھے تم سے زیادہ پیاری ہے، اور تم میرے نزدیک اس سے زیادہ عزیز ہو۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

.... موارد الظمآن: ٦٣١، الرقم: ٢٥٤٠، وابن عساكر فى ’تاريخ دمشق الكبير، ٤٣/ ١٤١۔

٢٢: أخرجه طبرانى فى المعجم الأوسط، ٧/ ٣٤٣، الرقم: ٧٦٧٥، و الهيثمى فى مجمع الزوائد، ٩/ ١٧٣، والمناوى فى فيض القدير، ٤/ ٤٢٢۔

٤. فَصْلٌ فِي كَوْنِهَا سلام الله عليها سَيِّدَةَ نَسَاءِ الْعَالَمِينَ

﴿سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا سارے جہانوں کی عورتوں کی سردار ہونے کا بیان﴾

٢٣/٥٨٣. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: أَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي كَأَنَّ مِشْيَتَهَا مَشْيُ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَرْحَباً بِابْنَتِي ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِيْنِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيْثًا فَبَكَتْ، فَقُلْتُ لَهَا: لِمَ تَبْكِيْنَ؟ ثُمَّ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيْثًا فَضَحِكَتْ، فَقُلْتُ: مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرَحًا أَقْرَبُ مِنْ حُزْنٍ، فَسَأَلْتُهَا عَمَّا قَالَ، فَقَالَتْ: مَا كُنْتُ لِأُفْشِي سِرَّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، حَتَّى قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ فَسَأَلْتُهَا، فَقَالَتْ: أَسَرَّ إِلَيَّ: إِنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً، وَ إِنَّهُ عَارَضَنِي الْعَامَ مَرَّتَيْنِ، وَلَا أُرَاهُ إِلَّا حَضَرَ أَجَلِي، وَ إِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِي لَحَاقًا بِي. فَبَكَيْتُ، فَقَالَ: أَمَا تَرْضَيْنَ، أَنْ تَكُوْنِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، أَوْ نِسَاءَ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَضَحِكْتُ لِذَلِكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا

٢٣: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ١٣٢٦/٣، ١٣٢٧، الرقم: ٣٤٢٦، ٣٤٢٧، و مسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ، ١٩٠٤/٤، الرقم: ٢٤٥٠، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٢٨٢/٦۔

آئیں اور ان کا چلنا ہو بہو حضور نبی اکرم ﷺ کے چلنے جیسا تھا۔ پس آپ ﷺ نے اپنی لختِ جگر کو خوش آمدید کہا اور اپنے دائیں یا بائیں جانب بٹھا لیا، پھر چپکے چپکے ان سے کوئی بات کہی تو وہ رونے لگیں۔ تو میں نے ان سے پوچھا آپ کیوں رو رہی ہیں؟ پھر آپ ﷺ نے اُن سے کوئی بات چپکے چپکے کہی تو وہ ہنس پڑیں۔ پس میں نے کہا کہ آج کی طرح میں نے خوشی کو غم کے اتنے نزدیک کبھی نہیں دیکھا۔ میں نے (حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے) پوچھا: آپ سے حضور نبی اکرم ﷺ نے کیا فرمایا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: میں رسول اللہ ﷺ کے راز کو فاش نہیں کرسکتی۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ کا وِصال ہوگیا تو میں نے ان سے (اُس بارے میں) پھر پوچھا تو اُنہوں نے جواب دیا: آپ ﷺ نے مجھ سے یہ سرگوشی کی کہ جبرائیل ہر سال میرے ساتھ قرآن کریم کا ایک بار دور کیا کرتے تھے لیکن اس سال دو مرتبہ کیا ہے، میرا خیال یہی ہے کہ میرا آخری وقت آ پہنچا ہے اور بے شک میرے گھر والوں میں سے تم ہو جو سب سے پہلے مجھ سے آ ملو گی۔ اس بات نے مجھے رلا دیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تم تمام جنتی عورتوں کی سردار ہو یا تمام مسلمان عورتوں کی سردار ہو! تو اس بات پر میں ہنس پڑی۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۵۸۴/ ۲۴. عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رضي الله عنها، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا فَاطِمَةُ، أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُوْنِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ، أَوْ

۲۴: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الاستئذان، باب: من ناجي بين يدي الناس ولم يخبر بسر صاحبه، ۵/ ۲۳۱۷، الرقم: ۵۹۲۸، و مسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ، ۴/ ۱۹۰۵، الرقم: ۲۴۵۰، و النسائی فی فضائل الصحابة: ۷۷، الرقم: ۲۶۳، و أحمد بن حنبل فی فضائل الصحابة، ۲/ ۷۶۲، الرقم: ۱۳۴۲، و الطيالسی فی المسند: ۱۹۶، الرقم: ۱۳۷۳، و ابن سعد فی الطبقات الكبری، ۲/ ۲۴۷۔

سَيِّدَةَ نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيهِ.

’’اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اے فاطمہ! کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہے کہ تم مسلمان عورتوں کی سردار ہو یا میری اِس اُمت کی سب عورتوں کی سردار ہو!‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٥٨٥/٢٥. عَنْ حُذَيْفَةَ ﷛، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّ هَذَا مَلَکٌ لَمْ يَنْزِلِ الْأَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَ يُبَشِّرَنِي بِأَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَ أَنَّ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت حذیفہ ﷛ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک فرشتہ جو اِس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہ اُترا تھا، اُس نے اپنے پروردگار سے اجازت مانگی کہ مجھے سلام کرنے حاضر ہو اور مجھے یہ خوشخبری دے کہ فاطمہ اہلِ جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہے اور حسن و حسین جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٥: أخرجه الترمذی فی السنن، ٥/ ٦٦٠، الرقم: ٣٨٧١، و النسائی فی السنن الکبری، ٥/ ٨٠، ٩٥، الرقم: ٨٢٩٨، ٨٣٦٥، و النسائی فی فضائل الصحابة: ٥٨، ٧٦، الرقم: ١٩٣، ٢٦٠، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٥/ ٣٩١، وفی فضائل الصحابة، ٢/ ٧٨٨، الرقم: ١٤٠٦، وابن أبی شیبة فی المصنف، ٦/ ٣٨٨، الرقم: ٣٢٢٧١، و الحاکم فی المستدرک، ٣/ ١٦٤، الرقم: ٤٧٢١، ٤٧٢٢۔

٢٦/٥٨٦. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، قَالَ: خَطَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ خُطُوْطٍ. قَالَ: تَدْرُوْنَ مَا هَذَا؟ فَقَالُوْا: اللهُ وَ رَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَفْضَلُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ: خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَ آسِيَةُ بِنْتُ مُزَاحِمٍ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ، وَ مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ رضي الله عنهن أجمعين. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ النَّسَائِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے زمین پر چار (۴) لکیریں کھینچیں اور فرمایا: تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: اللہ اور اُس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل جنت کی عورتوں میں سے افضل ترین (چار) ہیں: خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد، فرعون کی بیوی آسیہ بنت مزاحم اور مریم بنت عمران رضی اللہ عنہن أجمعین۔''

اسے امام احمد بن حنبل اور امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

٢٧/٥٨٧. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ وَ هُوَ فِي

٢٦: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ١/٢٩٣، ٣١٦، و النسائی فی السنن الکبری، ٥/٩٣، ٩٤، الرقم: ٨٣٥٥، ٨٣٦٤، و النسائی فی فضائل الصحابة: ٧٤، ٧٦، الرقم: ٢٥٠، ٢٥٩، و ابن حبان فی الصحیح، ١٥/٤٧٠، الرقم: ٧٠١٠، و الحاکم فی المستدرك، ٢/٥٣٩، الرقم: ٣٨٣٦، ٣/١٧٤، الرقم: ٤٧٥٢، ٤٧٥٤، و أحمد بن حنبل فی فضائل الصحابة، ٢/٧٦٠، ٧٦١، الرقم: ١٣٣٩۔

٢٧: أخرجه النسائی فی السنن الکبری، ٤/٢٥١، الرقم: ٧٠٧٨، ٥/١٤٦، الرقم: ٨٥١٧، والحاکم فی المستدرك، ٣/١٧٠، الرقم: ٤٧٤٠، وابن سعد فی الطبقات الکبری، ٢/٢٤٧، ٢٤٨، ٨/٢٦، ٢٧، و ابن الأثیر فی أسد الغابة، ٧/٢١٨۔

مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ: يَا فَاطِمَةُ، أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُوْنِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ وَ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَ سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے فاطمہ! کیا تو نہیں چاہتی کہ تو تمام جہانوں کی عورتوں، میری اس اُمت کی تمام عورتوں کی اور مؤمنین کی تمام عورتوں کی سردار ہو!'' اسے امام نسائی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٥٨٨/٢٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ مَلَكًا مِنَ السَّمَاءِ لَمْ يَكُنْ زَارَنِي، فَاسْتَأْذَنَ اللهَ فِي زِيَارَتِي، فَبَشَّرَنِي أَوْ أَخْبَرَنِي: أَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أُمَّتِي. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي التَّارِيْخِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آسمان کے ایک فرشتے نے میری زیارت نہیں کی تھی، پس اُس نے اللہ تعالیٰ سے میری زیارت کی اجازت لی اور اُس نے مجھے خوشخبری سنائی (یا) مجھے خبر دی کہ فاطمہ میری اُمت کی عورتوں کی سردار ہیں۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے اور امام بخاری نے 'التاریخ الکبیر' میں روایت کیا ہے۔

٢٨: أخرجه الطبرانی فی المعجم الکبیر، ٢٢/٤٠٣، الرقم: ١٠٠٦، و البخاری فی التاریخ الکبیر، ١/٢٣٢، الرقم: ٧٢٨، و الذهبی فی سیر اعلام النبلاء، ٢/١٢٧، و المزی فی تهذیب الکمال، ٢٦/٣٩١۔

www.MinhajBooks.com

٥. فَصْلٌ فِيمَا يَتَعَلَّقُ بِزَوَاجِهَا سلام الله عليها

﴿سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شادی سے متعلقہ امور کا بیان﴾

٢٩/٥٨٩. عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ مِنِّي، وَ إِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسُوْءَهَا، وَاللهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَ بِنْتُ عَدُوِّ اللهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے اور اُس کی ناراضگی مجھے پسند نہیں۔ خدا کی قسم کسی شخص کے پاس رسول اللہ اور دُشمن خدا کی بیٹیاں جمع نہیں ہوسکتیں۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٠/٥٩٠. عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَ هُوَ يَقُوْلُ: إِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ اسْتَأْذَنُوْنِي أَنْ

٢٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: ذكر أصهار النبي ﷺ، ٣/١٣٦٤، الرقم: ٣٥٢٣، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ، ٤/١٩٠٣، الرقم: ٢٤٤٨، و ابن ماجة في السنن، كتاب: النكاح، باب: الغيرة، ١/٦٤٤، الرقم: ١٩٩٩، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/٧٥٩، الرقم: ١٣٣٥، و ابن حبان في الصحيح، ١٥/٤٠٧، ٤٠٨، ٥٣٥، الرقم: ٦٩٥٦، ٦٩٥٧، ٧٠٦٠، و الطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/١٨، ١٩، الرقم: ١٨، ١٩، ٢٢/٤٠٥، الرقم: ١٠١٣۔

٣٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل فاطمة —

يُنكِحُوْا ابْنَتَهُمْ، عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ. فَلَا آذَنُ لَهُمْ. ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ. ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ. وَ قَالَ ﷺ: فَإِنَّمَا ابْنَتِي بَضْعَةٌ مِنِّي. يَرِيْبُنِي مَا رَابَهَا وَ يُؤْذِيْنِي مَا آذَاهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ أَبُودَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ.

’’حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو منبر پر فرماتے سنا: بنی ہشام بن مغیرہ نے اپنی بیٹی کا علی سے رشتہ کرنے کی مجھ سے اجازت مانگی ہے۔ میں انہیں اجازت نہیں دیتا دوبارہ میں انہیں اجازت نہیں دیتا، سہ بارہ میں انہیں اجازت نہیں دیتا اور حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی فرمایا: میری بیٹی میرے جسم کا حصہ ہے، اُس کی پریشانی مجھے پریشان کرتی ہے اور اُس کی تکلیف مجھے تکلیف دیتی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابوداود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٣١/٥٩١. عَنْ بُرَيْدَةَ رضي الله عنه، قَالَ: فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةَ الْبِنَاءِ، قَالَ: يَا

-------- بنت النبي ﷺ، ٤/١٩٠٢، الرقم: ٢٤٤٩، والترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: ماجاء في فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ٥/٦٩٨، الرقم: ٣٨٦٧، و أبو داود فی السنن، کتاب: النکاح، باب: ما یکره أن یجمع بینهن من النساء، ٢/٢٢٦، الرقم: ٢٠٧١، و ابن ماجة فی السنن، کتاب: النکاح، باب: الغیرة، ١/٦٤٣، الرقم: ١٩٩٨، و النسائی فی السنن الکبری، ٥/١٤٧، الرقم: ٨٥١٨، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٤/٣٢٨، و فی فضائل الصحابة، ٢/٧٥٦، الرقم: ١٣٢٨۔

٣١: أخرجه النسائی فی السنن الکبری، ٦/٧٦، الرقم: ١٠٠٨٨، و فی عمل الیوم و اللیلة : ٢٥٣، الرقم: ٢٥٨، و الرویانی فی المسند، ١/٧٧، الرقم: ٣٥، و الطبرانی فی المعجم الکبیر، ٢/٢٠، الرقم: ١١٥٣، و ابن الأثیر فی أسد الغابة، ٧/٢١٧، و ابن سعد فی الطبقات الکبری، ٨/٢١، و الهیثمی فی مجمع الزوائد، ٩/٢٠٩۔

عَلِيٌّ، لَا تُحْدِثْ شَيْئًا حَتَّى تَلْقَانِي، فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ ثُمَّ أَفْرَغَهُ عَلَى عَلِيٍّ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ، بَارِكْ فِيهِمَا وَ بَارِكْ عَلَيْهِمَا وَ بَارِكْ لَهُمَا فِي شِبْلِهِمَا.

وفي رواية عنه: وَ بَارِكْ لَهُمَا فِي نَسْلِهِمَا.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہما کی شادی کی رات حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: مجھے ملے بغیر کوئی عمل نہ کرنا پھر آپ ﷺ نے پانی منگوایا، اس سے وضو کیا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ پر پانی ڈال کر فرمایا: اے اللہ! ان دونوں کے حق میں برکت اور ان دونوں پر برکت نازل فرما، ان دونوں کے لئے ان کی اولاد میں برکت عطا فرما۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۵۹۲ / ۳۲. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ: إِنَّ اللهَ أَمَرَنِي أَنْ أُزَوِّجَ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيٍّ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں فاطمہ کا نکاح علی سے کر دوں۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۲: أخرجه الطبرانی فی المعجم الکبیر، ۱۰/۱۵۶، الرقم: ۱۰۳۰۵، والحسینی فی البیان و التعریف، ۱/۱۷۴، الرقم: ۴۵۵، و الهیثمی فی مجمع الزوائد، ۹/۲۰۴، و الحلبی فی الکشف الحثیث، ۱/۱۷۴، و المناوی فی فیض القدیر، ۲/۲۱۵۔

٥٩٣/٣٣. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم فِي الْمَسْجِدِ، إِذْ قَالَ صلی الله علیه وآله وسلم لِعَلِيٍّ: هَذَا جِبْرِيْلُ يُخْبِرُنِي أَنَّ اللهَ عزوجل زَوَّجَکَ فَاطِمَةَ، وَ أَشْهَدَ عَلَى تَزْوِيْجِکَ أَرْبَعِيْنَ أَلْفَ مَلَکٍ، وَ أَوْحَى إِلَى شَجَرَةِ طُوْبَى أَنِ انْثُرِي عَلَيْهِمُ الدُّرَّ وَالْيَاقُوْتَ، فَنَثَرَتْ عَلَيْهِمُ الدُّرَّ وَ الْيَاقُوْتَ، فَابْتَدَرَتْ إِلَيْهِ الْحُوْرُ الْعِيْنُ يَلْتَقِطْنَ مِنْ أَطْبَاقِ الدُّرِّ وَالْيَاقُوْتِ، فَهُمْ يَتَهَادُوْنَهُ بَيْنَهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ مُحِبُّ الطَّبَرِيُّ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: یہ جبرئیل علیہ السلام مجھے بتا رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فاطمہ سے تمہاری شادی کر دی ہے اور تمہارے نکاح پر چالیس ہزار فرشتوں کو گواہ کے طور پر مجلس نکاح میں شریک کیا گیا، اور شجر ہائے طوبیٰ سے فرمایا: ان پر موتی اور یاقوت نچھاور کرو پھر دلکش آنکھوں والی حوریں اُن موتیوں اور یاقوتوں سے تھال بھرنے لگیں۔ جنہیں (تقریب نکاح میں شرکت کرنے والے) فرشتے قیامت تک ایک دوسرے کو بطور تحائف دیں گے۔‘‘ اس حدیث کو محبّ طبری نے روایت کیا ہے۔

٥٩٤/٣٤. عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: أَتَانِي مَلَکٌ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقْرَأُ عَلَيْکَ السَّلَامَ، وَ يَقُوْلُ لَکَ: إِنِّي قَدْ زَوَّجْتُ فَاطِمَةَ ابْنَتَکَ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فِي الْمَلَإِ الْأَعْلَى،

٣٣: أخرجه محب الدين الطبرى فى الرياض النضرة فى مناقب العشرة، ٣/١٤٦، و فى ذخائر العقبى فى مناقب ذوى القربى، ١/٧٢۔

٣٤: أخرجه محب الدين الطبرى فى ذخائر العقبى فى مناقب ذوى القربى، ١/٧٣۔

فَزَوِّجْهَا مِنْهُ فِي الْأَرْضِ. رَوَاهُ مُحِبُّ الطَّبَرِيُّ.

’’حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس ایک فرشتہ نے آ کرعرض کیا: اے محمد! اللہ تعالیٰ نے آپ پر سلام بھیجا ہے اور فرمایا ہے: میں نے آپ کی بیٹی فاطمہ کا نکاح ملاء اعلیٰ میں علی بن ابی طالب سے کر دیا ہے، پس آپ زمین پر بھی فاطمہ کا نکاح علی سے کر دیں۔ اس حدیث کو محبّ طبری نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

٦. فَصْلٌ فِي مَكَانِتِهَا سلام الله عليها يَوْمَ الْقِيَامَةِ

﴿روزِ قیامت سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا مقام و مرتبہ﴾

٥٩٥/٣٥. عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم لِفَاطِمَةَ: إِنِّي وَ إِيَّاكِ وَ هٰذَيْنِ وَ هٰذَا الرَّاقِدَ فِي مَكَانٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا: (اے فاطمہ!) میں، تو اور یہ دونوں (حسن و حسین) اور یہ سونے والا (حضرت علی رضی اللہ عنہ کیونکہ اس وقت آپ سو کر اٹھے ہی تھے) روزِ قیامت ایک ہی جگہ ہوں گے۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد اور بزار نے روایت کیا ہے۔

٥٩٦/٣٦. عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَادَى مُنَادٍ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ: يَا أَهْلَ الْجَمْعِ، غُضُّوْا أَبْصَارَكُمْ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ صلی الله عليه وآله وسلم حَتَّى تَمُرَّ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

٣٥: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ١٠١/١، و فی فضائل الصحابة، ٦٩٢/٢، الرقم: ١١٨٣، و البزار فی المسند، ٢٩/٣، ٣٠، الرقم: ٧٧٩، و الشيبانی فی السنة، ٥٩٨/٢، الرقم: ١٣٢٢، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ١٦٩/٩، ١٧٠، و ابن الأثير فی أسد الغابة فی معرفة الصحابة، ٢٢٠/٧۔

٣٦: أخرجه الحاكم فی المستدرك، ١٦٦/٣، الرقم: ٤٧٢٨، و المحب الطبری فی ذخائر العقبی فی مناقب ذَوِی القربی، ٩٤/١، و ابن الأثير فی أسد الغابة، ٢٢٠/٧، و العجلونی فی كشف الخفاء، ١٠١/١، الرقم: ٢٦٣۔

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن ایک نداء دینے والا پردے کے پیچھے سے آواز دے گا: اے اہلِ محشر! اپنی نگاہیں جھکا لو تاکہ فاطمہ بنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گزر جائیں۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٣٧/٥٩٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: تُبْعَثُ الْأَنْبِيَاءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى الدَّوَابِّ لِيُوَافُوْا بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ قَوْمِهِمُ الْمُحَشَّرِ، وَ يُبْعَثُ صَالِحٌ عَلَى نَاقَتِهِ، وَ أُبْعَثُ عَلَى الْبُرَاقِ خَطْوُهَا عِنْدَ أَقْصَى طَرَفِهَا، وَ تُبْعَثُ فَاطِمَةُ أَمَامِي. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انبیائے کرام قیامت کے دن سواری کے جانوروں پر سوار ہو کر اپنی اپنی قوم کے مسلمانوں کے ساتھ میدان محشر میں تشریف لائیں گے اور صالح اپنی اونٹنی پر لائے جائیں گے اور مجھے براق پر لایا جائے گا، جس کا قدم اُس کی منتہائے نگاہ پر پڑے گا اور میرے آگے آگے سیدہ فاطمہ ہوں گی۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٣٨/٥٩٨. عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِنَّ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَنَا وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ. قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ،

٣٧: أخرجه الحاكم فی المستدرك، ٣/١٦٦، الرقم: ٤٧٢٧۔

٣٨: أخرجه الحاكم فی المستدرك، ٣/١٦٤، الرقم: ٤٧٢٣، و ابن عساكر فی تاريخ دمشق الكبير، ١٤/١٧٣، و الهندی فی كنز العمال، ١٢/٩٨، الرقم: ٣٤١٦٦، و الهيتمی فی الصواعق المحرقه، ٢/٤٤٨، و المحب الطبری فی ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذَوِی القربیٰ، ١/٢١٤۔

فَمُحِبُّوْنَا؟ قَالَ: مِنْ وَّرَائِكُمْ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بتایا: (میرے ساتھ) سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والوں میں، میں، فاطمہ، حسن اور حسین ہوں گے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم سے محبت کرنے والے کہاں ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پیچھے ہوں گے۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٥٩٩/٣٩. عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم: قَالَ: أَنَا وَ عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ وَ حَسَنٌ وَ حُسَيْنٌ مُجْتَمِعُوْنَ وَ مَنْ أَحَبَّنَا، يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَأْكُلُ وَ نَشْرَبُ حَتَّى يُفَرَّقَ بَيْنَ الْعِبَادِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں، علی، فاطمہ، حسن و حسین اور ہم سے محبت کرنے والے سب روزِ قیامت ایک ہی جگہ اکٹھے ہوں گے۔ قیامت کے دن ہمارا کھانا پینا بھی اکٹھا ہوگا، یہاں تک کہ لوگوں میں فیصلے کر دیئے جائیں گے۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٦٠٠/٤٠. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم: يُنَادِي مُنَادٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: غُضُّوْا أَبْصَارَكُمْ حَتَّى تَمُرَّ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم. رَوَاهُ الْخَطِيْبُ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: روزِ

٣٩: أخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير، ٣/٤١، الرقم: ٢٦٢٣، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٩/١٧٤۔

٤٠: أخرجه الخطيب البغدادی فی تاريخ بغداد، ٨/١٤٢، و المحب الطبری فی ذخائر العقبى فی مناقب ذوِی القربى: ٩٤۔

قیامت ایک ندا دینے والا آواز دے گا: اپنی نگاہیں جھکا لو تا کہ فاطمہ بنت محمد مصطفی ﷺ گزر جائیں۔'' اس حدیث کو خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

٦٠١/٤١. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُمِلْتُ عَلَى الْبُرَاقِ وَ حُمِلَتْ فَاطِمَةُ عَلَى نَاقَةِ الْعَضْبَاءِ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن مجھے براق پر اور فاطمہ کو میری سواری عضباء پر بٹھایا جائے گا۔''

اس حدیث کو امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

٦٠٢/٤٢. عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ: إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَادَى مُنَادٍ مِنْ بُطْنَانِ الْعَرْشِ: يَا أَهْلَ الْجَمْعِ، نَكِّسُوْا رُؤُوْسَكُمْ وَ غُضُّوْا أَبْصَارَكُمْ حَتَّى تَمُرَّ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ ﷺ عَلَى الصِّرَاطِ فَتَمُرُّ وَ مَعَهَا سَبْعُوْنَ أَلْفَ جَارِيَةٍ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ كَالْبَرْقِ اللَّامِعِ. رَوَاهُ مُحِبُّ الطَّبَرِيُّ.

''حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: روزِ قیامت عرش کی گہرائیوں سے ایک ندا دینے والا آواز دے گا: اے محشر والو! اپنے سروں کو جھکا لو اور اپنی نگاہیں نیچی کر لو تا کہ فاطمہ بنت محمد ﷺ پل صراط سے گزر جائیں۔ پس آپ گزر جائیں گی اور آپ

٤١: أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ١٠/٣٥٣۔

٤٢: أخرجه المحب الطبري في 'ذخائر العقبى في مناقب ذوي القربى، ١/٩٤، و الهندي في 'كنز العمال، ١٢/١٠٥، ١٠٦، الرقم: ٣٤٢١٠، و ابن جوزي في تذكرة الخواص، ١/٢٧٩، و الهيثمي في الصواعق المحرقة، ٢/٥٥٧، و المناوي في فيض القدير، ١/٤٢٠، ٤٢٩۔

کے ساتھ حور عین میں سے چمکتی بجلیوں کی طرح ستر ہزار خادمائیں ہوں گی۔‘‘

اس حدیث کو محبّ طبری نے روایت کیا ہے۔

٦٠٣/٤٣. عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیہ وآلہ وسلم: تُحْشَرُ ابْنَتِي فَاطِمَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ عَلَيْهَا حُلَّةُ الْكَرَامَةِ قَدْ عُجِنَتْ بِمَاءِ الْحَيَوَانِ، فَتَنْظُرُ إِلَيْهَا الْخَلَائِقُ، فَيَتَعَجَّبُوْنَ مِنْهَا، ثُمَّ تُكْسَى حُلَّةً مِّنْ حُلَلٍ [تَشْتَمِلُ] عَلَى أَلْفِ حُلَّةٍ مَكْتُوْبٌ [عَلَيْهَا] بِخَطٍّ أَخْضَرَ: أَدْخِلُوْا ابْنَةَ مُحَمَّدٍ صلی الله علیہ وآلہ وسلم الْجَنَّةَ عَلَى أَحْسَنِ صُوْرَةٍ وَ أَكْمَلِ هَيْبَةٍ وَ أَتَمِّ كَرَامَةٍ وَ أَوْفَرِ حَظٍّ. فَتُزَفُّ إِلَى الْجَنَّةِ كَالْعُرُوْسِ حَوْلَهَا سَبْعُوْنَ أَلْفَ جَارِيَةٍ.

رَوَاهُ مُحِبُّ الطَّبَرِيُّ.

’’حضرت علی رضی الله عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی الله علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری بیٹی سیدہ فاطمہ قیامت کے دن اس طرح اٹھے گی کہ اس پر عزت کا جوڑا ہو گا جسے آب حیات سے دھویا گیا ہے۔ ساری مخلوق اسے دیکھ کر دنگ رہ جائے گی، پھر اسے جنت کا لباس پہنایا جائے گا جس کا ہر حلہ ہزار حلوں پر مشتمل ہوگا، ہر ایک پر سبز خط سے لکھا ہوگا: محمد کی بیٹی کو اَحسن صورت، اَکمل ہیبت، تمام تر کرامت اور بے پناہ عزت و احترام سے جنت میں لے جاؤ۔ پس آپ کو دلہن کی طرح سجا کر ستر ہزار حوروں کے جھرمٹ میں جنت کی طرف لایا جائے گا۔‘‘ اس حدیث کو محبّ طبری نے روایت کیا ہے۔

٤٣: أخرجه محب الدين الطبرى فى ذخائر العقبى فى مناقب ذوى القربى، ١/٩٥۔

٧. فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ فَاطِمَةَ سلام اللہ علیہا

﴿سیدۂ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے جامع مناقب کا بیان﴾

٤٤/٦٠٤. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهَا، فَسَارَّهَا بِشَيْئٍ فَبَكَتْ، ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ، قَالَتْ: فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذَلِکَ، فَقَالَتْ: سَارَّنِي النَّبِيُّ ﷺ فَأَخْبَرَنِي: أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، فَبَكَيْتُ، ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ، فَضَحِكْتُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے مرض وصال میں اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا پھر ان سے سرگوشی فرمائی تو وہ رونے لگیں۔ پھر انہیں قریب بلا کر سرگوشی کی تو وہ ہنس پڑیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے اس بارے میں سیدہ سلام اللہ علیہا سے پوچھا تو اُنہوں نے بتایا: حضور نبی اکرم ﷺ نے میرے کان میں فرمایا کہ آپ ﷺ کا اسی مرض میں وصال ہو

٤٤: أخرجه البخاري فی الصحيح، کتاب: المناقب، باب: مناقب قرابة رسول الله ﷺ، ٣/١٣٦١، الرقم: ٣٥١١، و کتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣٢٧، الرقم: ٣٤٢٧، و مسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ، ٤/١٩٠٤، الرقم: ٢٤٥٠، و النسائی فی فضائل الصحابة : ٧٧، الرقم: ٢٩٦، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٦/٧٧، و فی فضائل الصحابة، ٢/٧٥٤، الرقم: ١٣٢٢۔

جائے گا۔ پس میں رونے لگی، پھر آپ ﷺ نے سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ میرے اہل بیت میں سب سے پہلے تم میرے بعد آؤ گی اس پر میں ہنس پڑی۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٦٠٥/٤٥. عَنْ مَسْرُوْقٍ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ رضي الله عنها، قَالَتْ: إِنَّا كُنَّا أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ عِنْدَهُ جَمِيْعًا، لَمْ تُغَادَرْ مِنَّا وَاحِدَةٌ، فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ عليها السلام تَمْشِي، وَلَا وَاللهِ، مَا تَخْفَى مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

’’حضرت مسروق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی ازواجِ مطہرات آپ ﷺ کے پاس جمع تھیں اور کوئی ایک بھی ہم میں سے غیر حاضر نہ تھی، اِتنے میں حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا وہاں تشریف لے آئیں، تو اللہ کی قسم اُن کا چلنا حضور نبی اکرم ﷺ کے چلنے سے ذرّہ بھر مختلف نہ تھا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ بخاری کے ہیں۔

٤٥: أخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: الاستئذان، باب: من ناجی بین الناس ومن لم بسر صاحبه فإذا مات أخبر به، ٥/٢٣١٧، الرقم: ٥٩٢٨، و مسلم فی الصحیح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ، ٤/١٩٠٥، الرقم: ٢٤٥٠، و النسائی فی فضائل الصحابة: ٧٧، الرقم: ٢٦٣، و أحمد بن حنبل فی فضائل الصحابة، ٢/٧٦٢، الرقم: ١٣٤٢، و الطیالسی فی المسند: ١٩٦، الرقم: ١٣٧٣، و ابن سعد فی الطبقات الکبری، ٢/٢٤٧، و الدولابی فی الذریة الطاهرة، ١/١٠١، ١٠٢، الرقم: ١٨٨۔

٦٠٦/٤٦. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: اجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمْ يُغَادِرْ مِنْهُنَّ امْرَأَةً، فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي كَأَنَّ مِشْيَتَهَا مِشْيَةُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِابْنَتِي. فَأَجْلَسَهَا عَنْ يَمِيْنِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ ...... الحديث. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی تمام اَزواج جمع تھیں اور کوئی بھی غیر حاضر نہیں تھی۔ اتنے میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں جن کی چال رسول اللہ ﷺ کے چلنے کے مشابہ تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مرحبا (خوش آمدید) میری بیٹی! پھر اُنہیں اپنی دائیں یا بائیں جانب بٹھا لیا۔‘‘

اسے امام مسلم، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٦٠٧/٤٧. عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رضي الله عنها، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ

٤٦: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ، ١٩٠٥/٤، ١٩٠٦، الرقم: ٢٤٥٠، و ابن ماجة فی السنن، کتاب: ماجاء في الجنائز، باب: ماجاء في ذکر مرض رسول الله ﷺ، ٥١٨/١، الرقم: ١٦٢٠، و النسائی فی السنن الکبری، ٢٥١/٤، الرقم: ٧٠٧٨، ٩٦/٥، ١٤٦، الرقم: ٨٣٦٨، ٨٥١٦، ٨٥١٧، و فی فضائل الصحابة، ٧٧، الرقم: ٢٦٣، و فی کتاب الوفاة، ٢٠/١، الرقم: ٢۔

٤٧: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: ماجاء في فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ٧٠٠/٥، الرقم: ٣٨٧٢، و أبو داود فی السنن، کتاب: الأدب، باب: ماجاء في القيام، ٣٥٥/٤، الرقم: ٥٢١٧، و النسائی فی فضائل الصحابة: ٧٨، الرقم: ٢٦٤، و الحاکم فی المستدرک، ٣٠٣/٤، —

أَحَدًا أَشْبَهَ سَمْتًا وَ دَلًّا وَ هَدْيًا بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي قِيَامِهَا وَ قُعُوْدِهَا مِنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ …… الحديث. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ.

''اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے بڑھ کر کسی کو عادات و اَطوار، سیرت و کردار اور نشست و برخاست میں آپ ﷺ سے مشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابوداود نے روایت کیا ہے۔

٦٠٨/٤٨. عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رضي الله عنها قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ كَانَ أَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ ﷺ كَلَامًا وَلَا حَدِيْثًا وَلَا جِلْسَةً مِنْ فَاطِمَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

''اُمُّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اندازِ گفتگو میں حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی اور کو حضور نبی اکرم ﷺ سے اس قدر مشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا۔''

اس حدیث کو امام بخاری نے الأدب المفرد میں اور امام نسائی و ابن حبان

-------- الرقم: ٧٧١٥، و البيهقي في السنن الكبرى، ٥/٩٦، و ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٢/٢٤٨، و إبن جوزي في صفة الصفوة، ٢/٦، ٧۔

٤٨: أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ١/٣٢٦، ٣٧٧، الرقم: ٩٤٧، ٩٧١، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٣٩١، الرقم: ٩٢٣٦، و ابن حبان في الصحيح، ١٥/٤٠٣، الرقم: ٦٩٥٣، و الحاكم في المستدرك، ٣/١٦٧، ١٧٤، الرقم: ٤٧٣٢، ٤٧٥٣، و الطبراني في المعجم الأوسط، ٤/٢٤٢، الرقم: ٤٠٨٩، و البيهقي في السنن الكبرى، ٧/١٠١، و ابن راهوية في المسند، ١/٨، الرقم: ٦۔

نے روایت کیا ہے۔

٦٠٩/٤٩. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ﴾ دَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَاطِمَةَ، فَقَالَ: قَدْ نُعِيَتْ إِلَى نَفْسِي، فَبَكَتْ، فَقَالَ: لَا تَبْكِي، فَإِنَّکِ أَوَّلُ أَهْلِي لَاحِقٌ بِي، فَضَحِكَتْ، فَرَآهَا بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقُلْنَ: يَا فَاطِمَةُ، رَأَيْنَاکِ بَكَيْتِ، ثُمَّ ضَحِكْتِ قَالَتْ: إِنَّهُ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ قَدْ نُعِيَ إِلَيْهِ نَفْسَهُ فَبَكَيْتُ، فَقَالَ لِي: لَا تَبْكِي فَإِنَّکِ أَوَّلُ أَهْلِي لَاحِقٌ بِي فَضَحِكْتُ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب آیت: ’’جب اللہ کی مدد اور فتح آ پہنچے۔‘‘ نازل ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور فرمایا: میری وفات کی خبر آ گئی ہے، وہ رو پڑیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مت رو، بے شک تم میرے گھر والوں میں سب سے پہلے مجھ سے ملوگی تو وہ ہنس پڑیں، اس بات کو آپ ﷺ کی بعض ازواج نے بھی دیکھا۔ انہوں نے کہا: فاطمہ! (کیا ماجرا ہے)، ہم نے آپ کو پہلے روتے اور پھر ہنستے ہوئے دیکھا ہے؟ آپ نے جواب دیا: حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے بتایا: میری وفات کا وقت آ پہنچا ہے۔ (اس پر) میں رو پڑی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: مت رو، تم میرے خاندان میں سب سے پہلے مجھے ملوگی، تو میں ہنس پڑی۔‘‘ اس حدیث کو امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

٦١٠/٥٠. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضي الله عنه، قَالَ: دَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ

٤٩: أخرجه الدارمي في السنن، ١/٥١، الرقم: ٧٩، و ابن كثير في تفسير قرآن العظيم، ٤/٥٦١۔

٥٠: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ١٥/٣٩٤، ٣٩٥، الرقم: ٦٩٤٤،—

لِفَاطِمَةَ اللَّهُمَّ، إِنِّي أُعِيذُهَا بِکَ وَ ذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَأَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے خصوصی دعا فرمائی: اے اللہ! میں (اپنی) اس (بیٹی) اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔''

اس حدیث کو امام ابن حبان، احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٥١/٦١١. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی الله عنه، قَالَ: لَمْ يَکُنْ أَحَدٌ أَشْبَهَ بِرَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، وَ فَاطِمَةَ سلام الله عليهم. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کوئی بھی شخص حضرت حسن بن علی اور حضرت فاطمہ الزہراء (رضی اللہ عنہم) سے بڑھ کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشابہت رکھنے والا نہیں تھا۔''

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

٥٢/٦١٢. عَنْ أُمِّ سَلْمَی رضي الله عنها، قَالَتْ: اشْتَکَتْ فَاطِمَةُ سلام الله

.... والطبرانی فی المعجم الکبير، ٤٠٩/٢٢، الرقم: ١٠٢١، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٧٦٢/٢، الرقم: ١٣٤٢، و الهيثمی فی موارد الظمآن، ٥٥٠، ٥٥١، الرقم: ٢٢٢٥، و ابن الجوزي فی تذکرة الخواص، ٢٧٧/١، و المحب الطبری فی ذخائر العقبی، ٦٧/١۔

٥١: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ١٦٤/٣۔

٥٢: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ٤٦١/٦، الرقم: ٢٧٦٥٦۔ ٢٧٦٥٧، والدولابی فی الذرية الطاهرة، ١١٣/١، والزيلعی فی نصب الراية، ٢٥٠/٢، والطبری فی ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی، ١٠٣/١، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٢١٠/٩، وابن الأثير فی أسد الغابة، ٢٢١/٧۔

عليها شَكْوَاهَا الَّتِي قُبِضَتْ فِيهِ، فَكُنْتُ أُمَرِّضُهَا فَأَصْبَحَتْ يَوْمًا كَأَمْثَلِ مَارَأَيْتُهَا فِي شَكْوَاهَا تِلْكَ. قَالَتْ: وَخَرَجَ عَلِيٌّ رضي الله عنه لِبَعْضِ حَاجَتِهِ، فَقَالَتْ: يَا أُمَّهْ، اسْكُبِي لِي غُسْلاً، فَسَكَبْتُ لَهَا غُسْلاً فَاغْتَسَلَتْ كَأَحْسَنِ مَا رَأَيْتُهَا تَغْتَسِلُ، ثُمَّ قَالَتْ: يَا أُمَّهْ، أَعْطِينِي. ثِيَابِي الْجُدُدَ، فَأَعْطَيْتُهَا، فَلَبِسَتْهَا، ثُمَّ قَالَتْ: يَا أُمَّهْ، قَدِّمِي لِي فِرَاشِي وَسَطَ الْبَيْتِ،فَفَعَلْتُ وَاضْطَجَعَتْ وَاسْتَقْبَلَتِ الْقِبْلَةَ، وَجَعَلَتْ يَدَهَا تَحْتَ خَدِّهَا، ثُمَّ قَالَتْ: يَا أُمَّهْ، إِنِّي مَقْبُوضَةٌ الْآنَ، وَقَدْ تَطَهَّرْتُ فَلَا يَكْشِفُنِي أَحَدٌ، فَقُبِضَتْ مَكَانَهَا، قَالَتْ: فَجَاءَ عَلِيٌّ رضي الله عنه فَأَخْبَرْتُهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت اُمّ سلمی رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا اپنی مرض موت میں مبتلا ہوئیں تو میں ان کی تیمارداری کرتی تھی۔ بیماری کے اس پورے عرصہ کے دوران جہاں تک میں نے دیکھا ایک صبح ان کی حالت قدرے بہتر تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کسی کام سے باہر گئے۔ سیدۂ کائنات نے کہا: اے اماں! میرے غسل کے لیے پانی لائیں۔ میں پانی لائی۔ آپ نے جہاں تک میں نے دیکھا بہترین غسل کیا۔ پھر بولیں: اماں جی! مجھے نیا لباس دیں۔ میں نے ایسا ہی کیا آپ قبلہ رخ ہو کر لیٹ گئیں۔ ہاتھ رخسار مبارک کے نیچے کر لیا پھر فرمایا: اماں جی: اب میری وفات ہو جائے گی، میں (غسل کر کے) پاک ہو چکی ہوں، لہٰذا مجھے کوئی نہ کھولے پس اُسی جگہ آپ کی وفات ہوگئی۔ حضرت اُمّ سلمی بیان کرتی ہیں کہ پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ تشریف لائے تو میں نے انہیں ساری بات بتائی۔‘‘ اسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٦١٣/٥٣. عَنْ جَابِرٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لِكُلِّ بَنِي أُمٍّ عُصْبَةٌ يَنْتِمُوْنَ إِلَيْهِمْ إِلَّا ابْنَي فَاطِمَةَ، فَأَنَا وَلِيُّهُمَا وَ عُصْبَتُهُمَا.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

’’حضرت جابر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر ماں کی اولاد کا عصبہ (باپ) ہوتا ہے جس کی طرف وہ منسوب ہوتی ہے، سوائے فاطمہ کے بیٹوں کے، کہ میں ہی اُن کا ولی اور میں ہی اُن کا نسب ہوں۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٦١٤/٥٤. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: كُلُّ نَسَبٍ وَ سَبَبٍ يَنْقَطِعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَا كَانَ مِنْ سَبَبِي وَ نَسَبِي. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَأَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ.

’’حضرت عمر بن خطاب ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: میرے نسب اور رشتہ کے سوا قیامت کے دن ہر نسب اور رشتہ منقطع ہو جائے گا۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم، احمد اور بزار نے روایت کیا ہے۔

٥٣: أخرجه الحاكم فی المستدرك، ١٧٩/٣، الرقم: ٤٧٧٠، و السخاوی فی إستجلاب إرتقاء الغرف بحب أقرباء الرسول ﷺ و ذوی الشرف، ١٣٠/١۔

٥٤: أخرجه الحاكم فی المستدرك، ١٥٣/٣، الرقم: ٤٦٨٤، و أحمد بن حنبل فی فضائل الصحابة، ٦٢٦،٦٢٥/٢، ٧٥٨، الرقم: ١٠٦٩، ١٠٧٠، ١٣٣٣، و البزار فی المسند، ٣٩٧/١، الرقم: ٢٧٤، و الطبرانی فی المعجم الكبير، ٤٥،٤٤/٣، الرقم: ٢٦٣٤،٢٦٣٣، و فی المعجم الأوسط، ٣٧٦/٥، الرقم: ٥٦٠٦، ٣٥٧/٦، الرقم: ٦٦٠٩۔

www.MinhajBooks.com

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

٦١٥/٥٥. عَنْ عُمَرَ رضي الله عنه أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَقَالَ: يَا فَاطِمَةُ، وَاللهِ، مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم مِنْكِ، وَاللهِ مَا كَانَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ بَعْدَ أَبِيْكِ صلى الله عليه وآله وسلم أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْكِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گئے اور کہا: اے فاطمہ! خدا کی قسم! میں نے آپ کے سوا کسی شخص کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک محبوب تر نہیں دیکھا اور خدا کی قسم! لوگوں میں سے مجھے بھی آپ کے والد محترم کے بعد کوئی آپ سے زیادہ محبوب نہیں۔''

اسے امام حاکم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٦١٦/٥٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنَّ فَاطِمَةَ حَصَّنَتْ فَرْجَهَا فَحَرَّمَهَا اللهُ وَ ذُرِّيَّتَهَا عَلَى النَّارِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَزَّارُ وَالْحَاكِمُ.

٥٥: أخرجه الحاكم فی المستدرك، ١٦٨/٣، الرقم: ٤٧٣٦، و ابن أبی شيبة فی المصنف، ٤٣٢/٧، الرقم: ٣٧٠٤٥، وأحمد بن حنبل فی فضائل الصحابة، ٣٦٤/١، والشيبانی فی الآحاد والمثانی، ٣٦٠/٥، الرقم: ٢٩٥٢، والخطيب فی تاريخ بغداد، ٤٠١/٤۔

٥٦: أخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير، ٤٠٧/٢٢، الرقم: ١٠١٨، و البزار في المسند، ٢٢٣/٥، الرقم: ١٨٢٩، و الحاكم فی المستدرك، ١٦٥/٣، الرقم: ٤٧٢٦، و أبو نعيم فی حلية الأولياء، ١٨٨/٤، و السخاوی فی اِستجلاب اِرتقاء الغرف، ١١٥/١، ١١٦۔

’’حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک فاطمہ نے اپنی عصمت و پاک دامنی کی ایسی حفاظت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے اور اُس کی اولاد کو آگ پر حرام فرما دیا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی، بزار اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٦١٧/٥٧. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، **قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ** ﷺ **لِفَاطِمَةَ** رضي الله عنها: **إِنَّ اللهَ** عزوجل **غَيْرُ مُعَذِّبِکِ وَلَا وُلْدِکِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.**

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں اور تمہاری اولاد کو آگ کا عذاب نہیں دے گا۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا۔

٦١٨/٥٨. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها **قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَفْضَلَ مِنْ فَاطِمَةَ** رضي الله عنها **غَيْرَ أَبِيْهَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.**

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے افضل اُن کے بابا ﷺ کے علاوہ کوئی شخص نہیں پایا۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٥٧: أخرجه الطبرانی فی المعجم الکبیر، ٢٦٣/١١، الرقم: ١١٦٨٥، و الهيثمی فی مجمع الزوائد، ٢٠٢/٩، و السخاوی فی إستجلاب إرتقاء الغرف، ١١٧/١۔

٥٨: أخرجه الطبرانی فی المعجم الأوسط، ١٣٧/٣ الرقم: ٢٧٢١، و الهيثمی فی مجمع الزوائد، ٢٠١/٩، و الشوکانی فی درالسحابة، ٢٧٧/١، الرقم: ٢٤۔

٦١٩/ ٥٩. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِفَاطِمَةَ رضي الله عنها: أَنْتِ أَوَّلُ أَهْلِي لُحُوْقًا بِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي الْفَضَائِلِ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: میرے گھر والوں میں سے سب سے پہلے تو مجھ سے ملے گی۔'' اس حدیث کو امام احمد نے ''فضائل الصحابہ'' میں امام ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

٦٢٠/ ٦٠. عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطُّ أَصْدَقَ مِنْ فَاطِمَةَ غَيْرَ أَبِيْهَا. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ.

''حضرت عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بابا ﷺ کے سوا میں نے فاطمہ سے زیادہ سچا کائنات میں کوئی نہیں دیکھا۔'' اس حدیث کو امام ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

٦٢١/ ٦١. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّمَا سُمِّيَتْ بِنْتِي فَاطِمَةُ لِأَنَّ اللهَ عزوجل فَطَمَهَا وَ فَطَمَ مُحِبِّيْهَا عَنِ النَّارِ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

٥٩: أخرجه أحمد بن حنبل فی فضائل الصحابة، ٢/ ٧٦٤، الرقم: ١٣٤٥، و أبونعيم فی حلية الأولياء، ٢/ ٤٠۔

٦٠: أخرجه أبونعيم فی حلية الأولياء، ٢/ ٤١، ٤٢۔

٦١: أخرجه الديلمی فی مسند الفردوس، ١/ ٣٤٦، الرقم: ١٣٨٥، و الهندی فی کنز العمال، ١٢/ ١٠٩، الرقم: ٣٤٢٢٧، و السخاوی فی إستجلاب إرتقاء الغرف، ١/ ٩٦۔

فرمایا: میری بیٹی کا نام فاطمہ اس لیے رکھا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اور اس سے محبت رکھنے والوں کو دوزخ سے جدا کر دیا ہے۔ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٦٢٢/٦٢. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا مِيْزَانُ الْعِلْمِ، وَ عَلِيٌّ كِفَتَاهُ، وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ خُيُوْطُهُ، وَ فَاطِمَةُ عَلَاقَتُهُ وَ الْأَئِمَّةُ مِنْ بَعْدِي عُمُوْدُهُ يُوْزَنُ بِهِ أَعْمَالُ الْمُحِبِّيْنَ لَنَا وَ الْمُبْغِضِيْنَ لَنَا. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں علم کا ترازو ہوں، علی اس کا پلڑا ہے، حسن اور حسین اُس کی رسیاں ہیں، فاطمہ اُس کا دستہ ہے اور میرے بعد ائمہ اَطہار (اُس ترازو کی) عمودی سلاخ ہیں، جس کے ذریعے ہمارے ساتھ محبت کرنے والوں اور بغض رکھنے والوں کے اَعمال تولے جائیں گے۔‘‘ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٦٢: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ١/٤٤، الرقم: ١٠٧، و العجلوني في كشف الخفاء، ١/٢٣٦۔